عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ترجمان

# ہفت روزہ ختم نبوۃ کراچی

مسلمانوں کا بین الاقوامی جریدہ

جلد نمبر ۴ شمارہ نمبر ۲۱

وہ آدمی
کہاں غائب ہوگیا
؟

ربوہ میں
تازہ قادیانی
غنڈہ گردی

خانہ کعبہ کے دروازہ کی چابی

# جذبات واحساسات

اونٹ چولستان میں، کوہان انگلستان میں
نبوت قادیان میں اور فرار فرنگستان میں

ہر نبی کا ملک تو ہے اک مقدس سرزمیں
"ظلی نبی" کا مولد ومرگھٹ ہے ہندوستان میں

کوئی نبی نہ آئے گا اب مصطفٰے کے بعد
یہ فیصلہ خدا نے خود دے دیا قرآن میں

کتنی مشابہت ہے تیری قوم اور قومِ لوط میں
کس قدر مطابقت ہے تجھ میں اور شیطان میں

لکھتے ہو اپنے آپ کو کبھی مسیحا اور کبھی کرشن جی
گاہ قصرِ صلیب میں کبھی مرلی کی تان میں

ہر دو طرف سے دست اور قے ہو گئے رواں
یہ کیفیت تھی موت کی مرزا کی قادیاں میں

دشمن کو ایسی موت بھی میرا خدا نہ دے
سر تو ہو پاخانہ میں اور منہ ہو پائیدان میں

یہ کذاب کا تعارف ہے جو چاہے دیکھ لے
ریوڑ خنزیر میں یا مجلسِ سگان میں

محمدی بیگم والا قطعی الہام بھی پورا نہ ہو سکا
وثوق سے کہا جاتا تھا عقد ہو گیا آسمان میں

صادق اپنے بھائیوں کو تم کر دو ہوشیار
قادیاں کے خر آ گئے ہیں انگلستان میں

حاجی محمد صادق۔ گلاسکو

مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان کا ترجمان
ہفت روزہ
# ختم نبوت
کراچی

جلد نمبر ۴ شمارہ نمبر ۲۱
۱۶ تا ۲۲ صفر المظفر ۱۴۰۶ھ
مطابق
یکم تا ۷ نومبر ۱۹۸۵ء

## اس شمارے میں


| | |
|---|---|
| ۱- خصائل نبویؐ | ۴ |
| ۲- اداریہ | ۵ |
| ۳- رحمۃ للعالمین اور آپ کے صحابہؓ | ۶ |
| ۴- تبلیغی جماعت کی دینی خدمات | ۸ |
| ۵- بادشاہی میں فقیری | ۹ |
| ۶- قائد عالمی تحریک ختم نبوت | ۱۱ |
| ۷- کلمہ طیبہ کی توہین | ۱۲ |
| ۸- ایک عجیب واقعہ | ۱۴ |
| ۹- شورش کاشمیری | ۱۵ |
| ۱۰- انقلابی نظم | ۱۸ |
| ۱۱- ربوہ کی ڈائری | ۲۰ |
| ۱۲- مناظرہ | ۲۱ |
| ۱۳- اخبار ختم نبوت | ۲۳ |
| ۱۴- بکھرے موتی | ۲۶ |


زیرسرپرستی
حضرت مولانا خان محمد صاحب دامت برکاتہم
سجادہ نشین خانقاہ سراجیہ کندیاں شریف

مجلس ادارت
مفتی احمد الرحمان — مولانا محمد یوسف لدھیانوی
مولانا بدیع الزمان — ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر
مولانا منظور احمد الحسینی

مدیر مسئول
عبدالرحمٰن یعقوب باوا

شعبۂ کتابت
محمد عبدالستار واحدی، امجد محمود

بدلِ اشتراک
سالانہ -/۷۰ روپے — ششماہی -/۴۰ روپے
سہ ماہی -/۲۰ روپے — فی پرچہ -/۲ روپے

رابطۂ دفتر
مجلس تحفظ ختم نبوت جامع مسجد باب الرحمت ٹرسٹ
پرانی نمائش ایم اے جناح روڈ کراچی فون: ۷۱۹۷۱۱

## اندرون ملک نمائندے

| | |
|---|---|
| اسلام آباد — عبدالرؤف جتوئی | پشاور — نورالحق نور |
| گوجرانوالہ — حافظ محمد ثاقب | مانسہرہ/ہزارہ — سید منظور احمد آسی |
| لاہور — ملک کریم بخش | ڈیرہ اسمٰعیل خان — ایم شعیب گنگوہی |
| فیصل آباد — مولوی فقیر محمد | کوئٹہ — نذیر تونسوی |
| سرگودھا — ایم اکرم طوفانی | حیدرآباد سندھ — نذیر بلوچ |
| ملتان — عطاء الرحمان | کنری — ایم عبدالواحد |
| بہاولپور — ذبیح فاروقی | سکھر — ایچ غلام محمد |
| لیہ/کروڑ — حافظ خلیل احمد راہی | ٹنڈو آدم — حماداللہ عرف لی اللہ |

## بدلِ اشتراک

برائے غیر ممالک بذریعہ رجسٹرڈ ڈاک

| | |
|---|---|
| سعودی عرب، کویت، ابوظہبی، شارجہ، دوبئی | ۲۱۰ روپے |
| اردن اور شام | ۲۲۵ روپے |
| یورپ | ۲۹۵ روپے |
| آسٹریلیا، امریکہ، کینیڈا | ۲۴۰ روپے |
| افریقہ | ۳۱۰ روپے |
| افغانستان، ہندوستان | ۱۶۵ روپے |

## بیرون ملک نمائندے

| | |
|---|---|
| کینیڈا — آفتاب احمد | ناروے — غلام رسول |
| ٹرینیڈاڈ — اسمٰعیل ناخدا | افریقہ — محمد زبیر افریقی |
| برطانیہ — محمد اقبال | ماریشس — ایم اخلاص احمد |
| اسپین — راجہ حبیب الرحمٰن | ری یونین فرانس — عبدالرشید بزرگ |
| ڈنمارک — محمد ادریس | بنگلہ دیش — محی الدین خان |

خصائل نبوی ﷺ

# تاجدار ختم نبوت صلی اللہ علیہ وسلم کا عفو و درگذر اور حلم و بردباری

حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا صاحب سہارنپوری رحمہ اللہ تعالیٰ

۸۰۔ حدثنا ابن ابی عمر حدثنا سفیٰن عن محمد بن المنکدر عن عروۃ عن عائشۃ قالت استاذن رجل علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وانا عندہٗ فقال بئس ابن العشیرۃ او اخ العشیرۃ ثم اذن لہٗ فالان لہٗ القول فلما خرج قلت یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قلت ما قلت ثم النت لہ القول فقال یا عائشۃ ان من شر الناس من ترکہ الناس او ودعہ الناس اتقاء فحشہ۔

۸۰۔ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک شخص نے حاضری کی اجازت چاہی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ شخص اپنے قبیلہ کا کیسا برا آدمی ہے۔ یہ ارشاد فرمانے کے بعد اس کو حاضری کی اجازت مرحمت فرما دی اور اس کے اندر آنے پر اس کے ساتھ نہایت نرمی سے باتیں کیں۔ جب وہ چلا گیا تو حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے پوچھا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے بارہ میں حاضر ہونے سے پہلے تو یہ لفظ ارشاد فرمایا تھا پھر اس قدر نرمی سے اس کے ساتھ کلام فرمائی یہ کیا بات ہے۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ عائشہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہا) بدترین لوگوں میں سے ہے۔ وہ شخص کہ لوگ اس کی بدکلامی کی وجہ سے اس کو چھوڑ دیں۔

**فائدہ** اس شخص کا نام علماء نے عیینہ لکھا ہے۔ کہتے ہیں کہ یہ دل سے اس وقت تک مسلمان بھی نہ ہوا تھا۔ بلکہ نفاق کے طور پر بظاہر مسلمان تھا۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا معاملہ اس وقت تک منافقین کے ساتھ مسلمانوں جیسا تھا۔ اس لیے اس کے ساتھ بھی یہی برتاؤ تھا۔ چنانچہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کے بعد جب ارتداد کا زور ہوا تو یہ مرتد ہو گیا تھا۔ اور اپنے مخفی کفر کو ظاہر کر دیا تھا۔ اور جب حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں پکڑ کر لایا گیا اور مدینہ کے نوعمر لڑکوں نے آوازے کسنے شروع کیے کہ یہ بھی مرتد ہو گیا تھا۔ تو اس نے یہ جواب دیا تھا کہ میں مسلمان ہی کب ہوا تھا۔ جو مرتد ہوتا۔ لیکن اس کے بعد یہ مسلمان ہوئے اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زمانہ میں جہاد میں بھی شریک ہوئے۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی لیے اس کے آنے سے قبل اس کی حالت پر تنبیہ فرما دی اور چونکہ یہ بہ نیت اصلاح اور دوسروں کو مضرت سے بچانے کے لیے تھی۔ اس لیے یہ کلام شرعاً غیبت کی حدود میں داخل نہیں ہے۔ اس لیے کہ کسی شخص کی برائی کو اس وجہ سے ظاہر کرنا کہ لوگ اس کی برائی کا شکار نہ بن جائیں اور کسی نقصان میں نہ پھنس جائیں، غیبت کے ممانعت میں داخل نہیں ہے۔ بعض علماء نے لکھا ہے کہ یہ شخص علی الاعلان فاسق تھا۔ اور جو کھلم کھلا فسق و فجور میں مبتلا ہو۔ اس کی غیبت جائز ہے۔ اس کے حاضر ہونے پر اس کے ساتھ نرم کلامی اس کی تالیف قلب اور اس کے مانوس کرنے کے لیے فرمائی [illegible] کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی [illegible] عادت شریفہ تھی۔ نیز حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی عادت شریفہ سب ہی کے ساتھ نرم کلام کی تھی۔ اور اسی وجہ سے اس کے آنے سے پہلے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا وغیرہ کو اس امر پر متنبہ بھی کر دیا کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس طرز کی وجہ سے اس کو مخلص نہ سمجھیں۔ وہ کچھ بھلا آدمی نہیں ایسا نہ ہو کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس طرز معاشرت کی وجہ سے اس کو مخلص اور خیرخواہ سمجھیں اور اس دھوکہ کی وجہ سے کسی مضرت میں نہ پھنس جائیں یا کوئی راز کی بات اس کے سامنے کہہ دیں کہ

باقی صفحہ پر

## اندرون سندھ

# قادیانی کمانڈوز کا انکشاف

صوبہ سندھ میں کچھ قادیانی کمانڈوز کا انکشاف ہوا ہے۔ بتایا جاتا ہے کہ صوبہ بھر میں سو کے لگ بھگ قادیانی کمانڈوز ہیں جن کا سرکردہ یا کمانڈر ڈاکٹر صدیق نامی کوئی شخص ہے۔ یہ ابھی تک معلوم نہیں ہو سکا کہ یہ ڈاکٹر صدیق کون ہے اور کہاں رہتا ہے جس ذریعے سے ہمیں قادیانی کمانڈوز کے بارے میں نشاندہی ہوئی ہے اس کے مطابق ڈاکٹر صدیق کا تعلق تھرپارکر کے علاقے سے ہے۔

یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ قادیانی کمانڈوز کچھ سرکردہ علماء کو اپنے ظلم و تشدد کا نہ صرف نشانہ بنانا چاہتے ہیں بلکہ ان کے قتل کے عزائم رکھتے ہیں گذشتہ عید قربان کے موقعہ پر ایک شخص ٹنڈو آدم میں نماز عید ادا کرنے کے بہانے مسجد ختم نبوت میں داخل ہوا اور وہ از اول تا آخر مجلس تحفظ ختم نبوت کے راہنما حضرت مولانا احمد میاں حمادی کے مکان کی طرف منہ کئے بیٹھا رہا جس پر کچھ دوستوں کو اس کی نیت پر شک گذرا انہوں نے نماز کے بعد اسے قادیانی کہہ کر پکڑ لیا۔ اس کی معمولی پٹائی بھی کی۔ پٹائی کے باوجود اس نے اپنے قادیانی ہونے کی تردید نہیں کی بعد میں اسے پولیس کے سپاہی کے حوالے کر دیا گیا۔ یہ معلوم نہیں ہو سکا کہ وہ شخص کون تھا اور پولیس نے اس کے ساتھ کیا سلوک کیا تاہم اس کی حرکات و سکنات سے اندازہ ہوتا تھا کہ وہ قادیانی کمانڈوز کا کوئی رکن تھا۔ مولانا حمادی کے ساتھ اس سے پہلے بھی ایک واقعہ ہو چکا ہے۔ کئی دھمکی آمیز خطوط بھی انہیں مل چکے ہیں جبکہ گمنام ٹیلیفون روزانہ موصول ہو رہے ہیں۔

ہم نے گذشتہ شمارے کے انہی کالموں میں تذکرہ کیا تھا کہ قادیانیوں نے نارتھ ناظم آباد کے جناب ابو طاہر صاحب کے معصوم بچے انس احمد کو اس لئے اغوا کیا کہ وہ ان کا پورا خاندان مرزا قادیانی اور قادیانیت پر لعنت بھیج کر مسلمان ہو چکا ہے اسی طرح مغلپورہ لاہور کے منیر احمد کو اغوا کر کے دادو سندھ کے جنگلات میں ہاتھ پاؤں باندھ کر پھینکا گیا اس کا بھی قصور یہی تھا کہ وہ اس کا بھائی خلیل احمد قادیانیت سے توبہ کر کے مسلمان ہو گئے تھے۔

اغوا کے یہ واقعات منظم منصوبے کے تحت عمل میں لائے جا رہے ہیں منیر احمد کا اغوا کے بعد دادو کے جنگلات سے پولیس کی گشتی پارٹی کا برآمد کرنا اور نارتھ ناظم آباد سے بچے کا اغوا یہ سندھ میں موجود قادیانی کمانڈوز کی ہی حرکت ہے۔

ممکن ہے قادیانی اس قسم کی گھناؤنی حرکتیں کر کے خوش ہو رہے ہوں گے لیکن یہ خوشی انہیں مہنگی پڑے گی۔ کہتے ہیں گیدڑ کی جب موت آتی ہے تو وہ شہر کا رخ کرتا ہے۔ قادیانی اپنے کمانڈوز کے ذریعے جو حرکتیں کر رہے ہیں وہ ان کے لئے کارآمد ثابت نہیں ہوں گے۔

ہم حکومت سے دردمندانہ اپیل کرتے ہیں کہ وہ اس مغربی سامراج اور یہودیوں کے شہ زور گھوڑے کو فوراً لگام ڈالے، ان کی سرگرمیوں پر نگاہ رکھے۔ ورنہ اگر اسے کھلی چھوٹ دے دی گئی تو یہ ملک کی تباہی کا باعث ہوگا۔

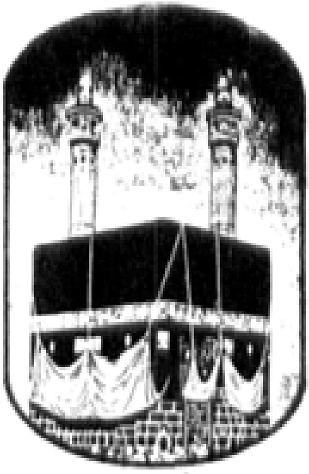

# رحمۃ اللعالمین ؐ اور آپ کے صحابہؓ

ایک دن نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مکہ شریف سے باہر نکلے تاکہ دوسرے شہروں میں بھی اسلام کی تبلیغ کریں۔ آپ پہلے طائف تشریف لے گئے۔ آپ پاپیادہ تھے اور آپ کے ہمراہ اس سفر میں زید بن حارثہؓ بھی تھے۔

راستہ میں جتنے قبیلے تھے آپ نے سب کو اسلام کا پیغام دیا اور توحید کی منادی کرتے ہوئے طائف پہنچے۔ طائف میں بنو ثقیف آباد تھے اور اس قبیلہ کے تین سردار جو آپس میں بھائی تھے وہاں برسرِ اقتدار تھے۔ نبی کریمؐ ان سے ملے اور انہیں اسلام کی دعوت دی۔

ان میں سے ایک بولا "اگر اللہ نے تجھے رسول بنایا ہو۔ تو میں کعبہ کے سامنے اپنی داڑھی منڈا دوں"۔

دوسرے نے کہا "کیا خدا کو تیرے سوائے کوئی اور رسول نہیں ملتا تھا جسے چڑھنے کو سواری کا بھی میسّر نہیں"۔

تیسرے نے کہا "میں تجھ سے بات کرنے کو بھی تیار نہیں"۔

آپؐ نے شہر میں وعظ کہنا شروع کر دیا۔ اور لوگوں کو اسلام کی دعوت دی۔ ان سرداروں نے اپنے غلاموں اور شہر کے لڑکوں کو سکھا دیا اور وہ وعظ کے وقت نبی کریمؐ پر پتھر پھینکتے اور طرح طرح کے آوازے کستے۔ کوئی تالیاں بجاتا اور کوئی گالیاں بکتا۔ لیکن آپؐ اللہ کی توحید بیان کرنے میں مشغول رہے۔

ان بدبختوں نے آپؐ پر اس قدر پتھر پھینکے کہ حضورؐ کا جسم زخموں سے لہولہان ہو گیا اور خون بہہ کر جوتے میں جم گیا یہاں تک کہ وضو کے لیے پاؤں سے جوتا نکالنا مشکل ہو گیا۔

اتنی تکلیفوں اور ایذاؤں کے بعد حضورؐ کا دل اللہ تعالیٰ کی عظمت اور محبت سے پُر تھا اور آپ کے دل پر کسی قسم کا صدمہ یا ملال نہ تھا۔ آپ کے غلام زید نے آپ کو تسلی دیتے ہوئے عرض کیا "حضورؐ! آپ ان بدبختوں کے حق میں بددعا کریں کہ ان پر آسمان سے پتھر برسیں اور یہ خدا کے عذاب سے غارت ہو جائیں"۔ لیکن آپ نے اس کے جواب فرمایا:۔

میں ان لوگوں کی تباہی کے لیے کیوں
بددعا کروں۔ اگر یہ خدا پر ایمان نہیں
لاتے تو کیا ہوا۔ مجھے یقین ہے کہ ان
کی اولادیں خدا پر ایمان لائیں گی اور
مشرف بہ اسلام ہوں گی۔

## احسان

تبوک کی لڑائی کے بعد آنحضرت نے حضرت علیؓ کو قبیلہ طے کی طرف بھیجا۔ قبیلہ طے کا سردار عدی بن حاتم مقابلہ کے لیے بڑھا۔ لیکن مقابلہ کی تاب نہ لا کر شام کی طرف بھاگ گیا۔

حضرت علیؓ نے قبیلہ طے کے کچھ آدمی گرفتار کر لیے۔ ان میں حاتم کی بیٹی بھی تھی۔ یہ وہی حاتم ہے جس کی سخاوت کے قصے دنیا میں مشہور ہیں۔ اس لڑکی نے نبی کریمؐ سے درخواست کی کہ میں اپنے سردار کی بیٹی ہوں۔ میرا باپ سخی اور فیاض تھا بھوکوں کو کھانا کھلاتا تھا اور ننگوں کو کپڑا دیتا۔ آپؐ مجھ پر احسان کیجئے۔ آپؐ نے اس کو آزاد کر دیا اور فرمایا جب کوئی معزز اور معتبر آدمی آئے گا تو میں اس کے ہمراہ تمہیں گھر پہنچا دوں گا جب اس نے خود رہائی حاصل کر لی تو اپنے قبیلہ کے قیدیوں کی سفارش کی۔ آپ نے اسے بھی منظور فرمایا اور تمام قبیلہ طے کو آزاد کر دیا۔ اس لڑکی کو زادِ راہ اور کچھ کپڑے عنایت فرما کر نہایت عزت سے اس کے گھر پہنچا دیا۔

یہ لڑکی جب اپنے بھائی کے پاس پہنچی تو اس نے پوچھا تو نے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کو کیسا پایا۔ لڑکی نے جواب دیا وہ نہایت ہی شریف اور نیک انسان ہے۔ ان کے اخلاق بہت بلند ہیں اور وہ احسان کرنے والے سردار ہیں۔

جب عدی نے اپنی بہن سے نبی کریمؐ کے تمام حالات اور تعریف سُنی تو اس نے خود مدینہ منورہ میں دربارِ رسالت میں حاضر ہونے کا ارادہ کیا۔ اس نے اپنے قبیلہ کا ایک وفد اپنے ہمراہ لیا اور مسجد نبوی میں آنحضرتؐ کی خدمت میں پیش ہوا۔ آپؐ

عدی کو اپنے ہمراہ مکان پر لے گئے اور عزت و احترام کے ساتھ بچھونے پر بٹھایا۔ اور حسن سلوک سے پیش آئے۔

عدی نبی کریمؐ کے پاکیزہ اخلاق سے اس قدر متاثر ہوا کہ اس نے فوراً حضورؐ کی بیعت کر لی اور اپنے قبیلہ میں واپس جاکر لوگوں کو اسلام کی دعوت دی، اور بہت سے آدمی اسلام لے آئے۔

## حضرت خبیبؓ کا حوصلہ

قریش نے قوم عضل اور قارہ کے چند آدمیوں کو نبی کریمؐ کی خدمت میں مدینہ منورہ بھیجا کہ ہمارے قبیلے اسلام لانے کو تیار ہیں آپ ہمارے ساتھ کچھ معلم روانہ فرمائیے۔ نبی کریمؐ نے دس بزرگ صحابہ کو جن کے سردار حضرت عاصم بن ثابتؓ تھے ان کے ساتھ بھیج دیا۔ جب یہ صحابہ مدینہ سے چل کر ان کے پاس پہنچے تو انہوں نے ان جلیل القدر صحابہ کو گرفتار کر لیا آٹھ صحابی تو مقابلہ کرتے شہید ہوگئے لیکن باقی دو حضرت خبیبؓ اور حضرت زید بن دثنہؓ گرفتار کر لیے گئے۔ پھر ان کم بختوں نے ان دونوں کو غلام بنا کر قریش کے پاس فروخت کر دیا۔

قریش نے حضرت خبیبؓ کو کئی دن بھوکا رکھا، پھر صلیب کے نیچے لاکر کھڑا کر دیا اور کہا "اگر اسلام چھوڑ دو تو تمہاری جان بخشی ہو سکتی ہے۔ ورنہ تمہیں سولی پر لٹکا دیا جائے گا۔"

آپ نے جواب دیا جب اسلام باقی نہ رہا تو پھر جان رکھ کر کیا کریں گے۔

ایک ظالم نے آپ کے جگر پر نیزہ مارا اور کہا "اے خبیب! اب تو تم بھی پسند کرتے ہو گے کہ تمہاری جگہ محمدؐ پھنس جائے اور تم چھوٹ جاؤ؟" آپ نے نہایت جوش سے جواب دیا "میں تو یہ بھی پسند نہیں کرتا کہ میری جان بچ جانے کے لیے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاؤں میں کانٹا بھی چبھے۔"

پھر آپ نے چند اشعار پڑھے جن کا مطلب یہ تھا

"میں دشمن کے سامنے نہ عاجزی کروں گا۔ نہ روؤں گا اور نہ چلاؤں گا۔ مجھے موت سے ڈر نہیں۔ میں جانتا ہوں کہ میں اپنے رب کے طرف جا رہا ہوں۔ مجھے یہ لوگ بلند صلیب کے پاس لے آئے ہیں اور کہتے ہیں کہ کفر اختیار کرنے سے مجھے آزادی مل سکتی ہے۔ مگر اس آزادی پر موت کو ترجیح دوں گا۔"

پھر آپ نے یہ دعا کی "اے خدا ہم نے تیرے رسول کے احکام ان لوگوں کو پہنچا دیئے۔ اب تو اپنے رسول کو ہمارے حال کی خبر پہنچا دے۔"

پھر ان ظالموں نے آپ کو سولی پر چڑھا دیا اور نیزوں سے آپ کے جسم کے ایک ایک حصہ کو چھید ا گیا لیکن آپ نے اسلام اور ایمان کی خاطر یہ سب سختیاں صبر و استقلال سے برداشت کیں اور اُف تک نہ کی۔

## حضرت علیؓ کی منصف مزاجی

حضرت علی المرتضیٰؓ کی خلافت کے زمانہ میں کسی ملک کے فتح ہونے پر ایک موتیوں کا ہار بیت المال میں آیا۔ امیر المومنین کی بیٹی نے بھی سنا کہ یہ ہار نہایت ہی عمدہ اور خوبصورت ہے۔ عید کے دن اس صاحبزادی نے خزانہ کے امیر علی بن رافع سے یہ ہار ایک دن کے لیے عاریتاً مانگ بھیجا۔ انہوں نے اس شرط پر یہ ہار بھیج دیا کہ عید کے بعد واپس کر دیا جائے گا۔

حضرت امیر المومنین جب گھر تشریف لائے تو آپ کی نظر اس ہار پر پڑی اور پہچانتے ہی پوچھا یہ ہار کہاں سے لیا ہے؟ صاحبزادی نے جواب دیا "بیت المال کے خزانچی سے ایک دن کے لیے عاریتاً لیا ہے۔" آپ نے فوراً خزانچی کو بلایا اور اسے کہا تم نے مسلمانوں کے مال میں کیوں خیانت کی؟ اس نے جواب دیا حضور یہ خیانت نہیں، وہ حضور کی صاحبزادی ہیں اور صرف ایک دن کے وعدہ پر ہار دیا گیا ہے کل بیت المال میں واپس آجائے گا۔

حضرت علیؓ نے حکم دیا، فوراً یہ ہار لے جاؤ اور اسے بیت المال میں داخل کر دو۔ اگر آئندہ ایسا ہوا تو سزا ملے گی۔ اور بیٹی کو مخاطب کر کے فرمایا۔ مجھے تم پر سخت افسوس ہے۔ اگر تو نے یہ ہار عاریتاً نہ لیا ہوتا تو تو پہلی ہاشمی عورت ہوتی جس کا ہاتھ چوری کے جرم میں کاٹا جاتا۔ پھر فرمایا۔ اے علی کی بیٹی یاد رکھو، یہ ہار مسلمانوں کے بیت المال کی ملکیت ہے، یہ تیرے باپ کی ملکیت نہیں، اگر تو عید کے دن اس ہار سے آراستہ ہونا چاہتی ہے تو دوسرے مہاجرین اور انصار کی بیٹیوں کو بھی حق حاصل ہے کہ ایسے ہی ہاروں سے آراستہ ہوں۔"

## اطاعت

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ سے بخاری میں روایت ہے، کہ ہمارے پاس انگور کی شراب تھی اور میں کھڑا ہو کر ابوطلحہ اور فلاں فلاں کو پلا رہا تھا، یہ اس زمانہ کا ذکر ہے جب شراب حرام نہیں ہوئی تھی، اچانک ہم کیا سنتے ہیں کہ ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کی منادی کر رہا ہے کہ "شراب حرام کر دی گئی"۔ یہ سن کر ابوطلحہ نے فوراً کہا "انس! اٹھو اور ان مٹکوں کو بہا دو۔ ہم میں سے جس جس کے ہاتھ میں پیالہ تھا اس نے وہیں رکھ دیا۔ حضرت انس فرماتے ہیں کہ میں اٹھا اور میں نے شراب کے مٹکے کو گلی میں بہا دیا۔

حضور نبی کریمؐ کے ارشاد کا علم ہونے پر کسی نے کوئی اعتراض نہیں کیا، کوئی نکتہ چینی نہیں کی، مگر اور لیکن کا سوال پیدا نہیں ہوا۔ سب نے مٹکے گلیوں میں بہا دیئے اور ساغر توڑ دیئے کہتے ہیں کہ اس دن مدینہ کی گلیوں میں اس طرح شراب بہ رہی تھی جس طرح بارش کا پانی۔

# تبلیغی جماعت کی دینی خدمات

تحریر محمد عثمان الوری

اللہ تعالیٰ نے دین اسلام کی اشاعت کے لئے ہر دور میں کوئی نہ کوئی سلسلہ باقی رکھا ہے جس کے ذریعہ مسلمانوں میں دینی شعور اور اسلامی جذبہ پیدا ہوتا ہے۔ خلافت راشدہ کے بعد صحابہ کرامؓ نے پوری محنت اور ذمہ داری سے اس فریضہ کو انجام دیا انہوں نے اپنی زندگی تبلیغ دین کے لئے وقف کر دی تھی اور حرمین شریفین جیسے محترم اور مقدس شہروں کو چھوڑ کر رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع اور ارشاد کے مطابق دور دراز ملکوں میں جا کر اسلام کی روشنی سے لوگوں کے قلوب کو منور کرتے رہے ہیں یہی وجہ ہے کہ ان کی مخلصانہ قربانیوں کی وجہ سے دنیا میں ۹۵ کروڑ مسلمان پھیلے ہوئے ہیں۔ اسی سلسلہ اور دینی جذبہ اور غیرت ایمانی اور اشاعت اسلام کے روحانی اور نورانی سلسلہ کو زندہ کرنے کے لئے برصغیر ہندو پاکستان میں دور صحابہؓ کے بعد اولیاء کرام تشریف لائے ان میں خواجہ معین الدین اجمیریؒ حضرت مجدد الف ثانیؒ حضرت شاہ ولی اللہ دہلویؒ اور علماء دیوبند کے مشائخ اور اساتذہ خاص طور پر قابل ذکر ہیں ان بزرگوں میں حضرت مولانا محمد الیاس دہلویؒ جو ایک بہت بڑے ولی اللہ اور جید عالم دین اور سلسلہ چشتیہ قادریہ نقشبندیہ سہروردیہ سلسلہ طریقت میں مجاز تھے اور اہل اللہ کے با اعتماد بزرگ تھے ان کے خاندان کو دہلی اور کاندھلہ میں ہمیشہ بڑے احترام کی نگاہ سے دیکھا جاتا تھا انہوں نے [illegible] مسلمانوں میں دین اسلام کی اشاعت کیلئے سلسلہ تبلیغ کو شروع کیا انہوں نے اسکی ابتداً دہلی اور میوات کے علاقہ سے شروع فرمائی کیونکہ میوات راجپوتانہ کا علاقہ ہے جس کی ریاستوں کے اکثر راجہ ہندو اور عوام اور آبادی بھی ہندو اکثریت پر مشتمل تھی وہاں مسلمانوں کی حالت دینی اور معاشی قابل رحم تھی اور جہالت مسلمانوں میں ہندو رسومات اور تہوار کا رواج عام تھا مسلمان دین اور دنیا کے لحاظ سے پسماندہ تھے وہ نام کے مسلمان تھے کام بیشتر غیر مسلموں کے کرتے تھے اس لئے مولانا نے تبلیغ کا آغاز اسی علاقہ سے شروع کیا وہ اسی طرح کہ قافلوں کو آتے جاتے دیکھتے اور ان سے اسلام کی معلومات کرتے ان کو دین کی تلقین خاص کر کلمہ۔ نماز کی طرف توجہ دلاتے اور اسی طرح لوگوں کو دوسرے مسلمانوں میں رابطہ اور دینی معلومات کو عام کرنے اور چند دن اس خالص دینی کام کے لئے آمادہ کرتے اس طرح چند سالوں میں اسلام کی تعلیمات کا لوگوں میں شعور ہونے لگا اور لوگ جوق در جوق اس دینی سلسلہ میں حصہ لینے لگے اور پھر دہلی سہارنپور اور دوسرے شہروں سے باقاعدہ جماعتیں جانے لگی اور یہ سلسلہ یوپی سے لیکر میوات، بنگال، پنجاب، مدراس، ملیبار وغیرہ میں مقبول ہوتا گیا اور پھر یہ سلسلہ چند سال بعد پورے ہندو پاک میں پھیل گیا۔ اسی دوران حضرت مولانا الیاس دہلویؒ کا وصال ہو گیا اور ان کے بعد ان کے فرزند حضرت مولانا محمد یوسف دہلویؒ نے اس اخلاص اور محنت کے سلسلہ کو مزید تقویت پہنچائی اور دس سال بعد ہی یہ تبلیغی سلسلہ پوری دنیا میں پھیل گیا اور امریکہ، افریقہ، مشرق وسطیٰ جاپان چین اور یورپ کے بیرونی ممالک میں اب مسلمان شب و روز دین اسلام کی اشاعت میں مشغول ہیں تقریباً کرہ ارض پر تین کروڑ مسلمان تبلیغی جماعت میں دین حق کی اشاعت میں شریک ہیں اور دنیا میں کروڑوں مسلمان ان سے دینی استفادہ حاصل کر رہے ہیں جبکہ لاکھوں غیر مسلم مشرف بہ اسلام ہوئے ہیں اور ہزاروں لوگ اس جماعت کی کتابوں کا ترجمہ مختلف زبانوں میں کر کے اس سلسلہ کو عام کر رہے ہیں جماعت کے اجتماعات بڑے ملکوں میں شہروں میں ہوتے رہتے ہیں جس میں لاکھوں مسلمان شریک ہوتے ہیں اور کئی سو جماعتیں دنیا میں اشاعت اسلام کے لئے روانہ ہوتی ہیں اسی طرح کا ایک اجتماع پاکستان میں ہر سال ہوتا ہے امسال ۳۱ اکتوبر سے ۳ نومبر تک رائے ونڈ ضلع لاہور میں ہوگا جس میں لاکھوں مسلمان شریک ہونگے۔

**بقیہ:۔ بادشاہی فقیری**

جب تقسیم کر کے باپ کو واپس آکر اس کی اطلاع دی تو شکر گزار ہوکر کہا "الحمد للہ" اور اسی وقت روح قفس عنصری سے پرواز کر گئی۔ (تاریخ فرشتہ ج ۱ ص ۱۰۱)

(بشکریہ ماہنامہ دارالعلوم دیوبند)

# بادشاہی میں فقیری

## ہماری تاریخ کا ایک باب یہ بھی ہے

مولانا حبیب الرحمٰن قاسمی

### خدام کے آرام وراحت کا خیال

سلطان التمش جس نے ۶۰۷ھ سے ۶۳۳ھ تک نہایت کروفر کے ساتھ ہندوستان میں حکمرانی کی حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی المتوفی ۶۳۳ھ اپنے ملفوظات "فوائد السالکین" میں اس کے اخلاق حمیدہ کا تذکرہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں:" التمش صحیح العقیدہ تھا۔ وہ راتوں کو جاگتا اگر کبھی اتفاقاً نیند آجاتی تو فوراً بیدار ہو جاتا اور وضو کرتا، اپنے نوکروں چاکروں میں سے کسی کو نہ جگاتا اور کہتا کہ آرام سے سونے والوں کو کیوں تکلیف دی جائے۔ رات کو فقیروں کے بھیس میں باہر نکل جاتا۔ اس کے ہاتھ میں اشرفیوں کا تھیلا ہوتا اور لوگوں کے دروازوں پر جاتا، انہیں دستک دے کر باہر بلاتا ان کے حالات دریافت کرتا اور ان کی حسب ضرورت مدد کرتا اور قسمیں دے کر ان سے کہتا کہ جب ان کے پاس کھانے پینے کی چیزیں نہ ہوں یا ان پر کوئی ظلم و زیادتی کرے تو وہ اس کے دربار کے پاس آکر لٹکی ہوئی زنجیر عدل کو ہلائیں تاکہ وہ حالات سے باخبر ہو کر انصاف کر سکے کیونکہ قیامت کے دن ان کی فریاد کے بار کو اٹھانے کی طاقت اس کے اندر نہیں ہے۔

(فوائد السالکین ص ۲۹)

### افشائے راز

شیخ قطب الدین بختیار کاکی نے اپنے وصال کے وقت وصیت کی تھی کہ میری نماز جنازہ ایسا شخص پڑھائے جس میں یہ تین وصف جمع ہوں۔ (۱) ہمیشہ عفیف رہا ہو کسی غیر محرم پر اس نے کبھی نظر نہ اٹھائی ہو۔ (۲) اس کی عصر کی سنتیں قضا نہ ہوئی ہوں (۳) اور ہمیشہ نماز باجماعت میں تکبیر اولیٰ سے شریک رہا ہو۔ نماز جنازہ کے وقت جب اس وصیت کا اعلان کیا گیا تو کوئی آگے نہیں بڑھا کچھ دیر انتظار کے بعد سلطان التمش یہ کہتے ہوئے آگے بڑھا کہ میری خواہش تو یہی تھی کہ میرا حال لوگوں سے پوشیدہ رہے لیکن خواجہ نے آج اس راز کو فاش کر دیا۔

(خزینۃ الاصفیاء ج ا ص ۲۷۵)

### بیوی کو صبر کی تلقین

سلطان التمش کا لڑکا سلطان ناصر الدین محمود بھی باپ ہی کی طرح نہایت عابد وزاہد اور درویشانہ صفات کا حامل تھا۔ وہ ۶۴۴ھ میں تخت نشین ہوا اور بیس سال تک حکمرانی کے فرائض انجام دیئے وہ اپنے ذاتی مصارف کا بار خزانہ پر بالکل نہیں ڈالتا تھا بلکہ کلام پاک کی کتابت سے اپنے اخراجات پورے کرتا تھا اس کی زندگی بڑی عسرت اور تنگی میں گزرتی تھی گھر گرہستی کے کاموں کو انجام دینے کے لیے اس کے محل میں کوئی خادم تک نہ تھی ایک روز اس کی ملکہ نے شکایت کے طور پر کہا کہ میں آپ کے لیے روٹی پکاتی ہوں تو میرے ہاتھ جل جاتے ہیں اور ان میں آبلے پڑ جاتے ہیں، سلطان ملکہ کی یہ تکلیف سن کر رونے لگا۔ پھر بیوی کو مخاطب کر کے کہا کہ یہ دنیا گذر جانے والی ہے یہاں اس تکلیف کو برداشت کر کے صبر کرو قیامت میں اللہ تعالیٰ اس کے اجر میں تم کو تمہاری خدمت کے لیے حور عطا فرمائے گا ابھی تو میں تمہارے لیے بیت المال سے کوئی کنیز و خادم نہیں خرید سکتا۔ سلطان کی نیک دل بیوی نے درویش شوہر کی رائے سے اتفاق کیا۔

(البدایونی ج ا ص ۹۰)

### احساس دیانت

شاہان بلبن کے بعد جلال الدین فیروز شاہ دہلی کے تخت وتاج کا مالک ہوا رسم تاجپوشی کے موقع پر دو رکعت شکرانہ کی۔۔۔ ادا کرنے کے بعد تخت شاہی پر بیٹھا اور اپنے امراء سے مخاطب ہو کر کہا کہ میں نے بار سلطنت اٹھا تو لیا ہے۔ لیکن متحیر ہوں کہ میرا انجام کیا ہوگا۔ اس کے بعد وہاں سے اٹھ کر سلطان بلبن کے محل میں گیا جس کا نام "کوشک لعل" تھا اس وقت اس کے ساتھ ایک درباری ملک احمد حبیب تھا۔ اس درباری نے سلطان فیروز شاہ سے کہا کہ اب آپ کو اس دارالامارت میں سکونت اختیار کرنی چاہیئے سلطان نے جواب دیا کہ سلطان غیاث الدین بلبن نے بادشاہ ہونے سے پہلے اس کی تعمیر کی تھی اب یہ ان کی اولاد کی ملکیت ہے۔ میرا اس پر حق نہیں ہے۔ ملک احمد حبیب نے کہا کہ امور حکمرانی میں اتنی باریک بینی کی گنجائش نہیں۔ سلطان نے برجستہ جواب دیا کہ دنیا کے چند روزہ مفاد کی خاطر اسلامی احکام کی خلاف ورزی نہیں کروں گا اور نفس کی پیروی میں کوئی کام انجام نہیں دوں گا۔

# مکارم اخلاق

سلطان بہلول لودی ۸۵۵ھ میں تخت نشین ہوا۔ یہ نیک دل سلطان اپنی بادشاہت کے زمانہ میں پانچوں وقت کی نماز جماعت سے ادا کرتا تھا، شریعت کی پابندی کا بے حد خیال رکھتا، لوگوں کی درخواستوں کو خود دیکھتا اور سب کے ساتھ عدل کرتا، دربار میں تخت پر نہ بیٹھتا اور نہ امراء کو اپنے سامنے کھڑا ہونے دیتا۔ اس کے امیروں یا لشکریوں میں کوئی بیمار ہو جاتا تو اس کی عیادت کے لیے ضرور جاتا۔ اگر کسی کو اس سے رنج پہنچ جاتا تو اس کے پاس جا کر معذرت خواہ ہوتا۔ میدانِ جنگ میں پہلے دو رکعت نماز پڑھتا، اسلام اور مسلمانوں کے لیے فلاح کی دعائیں مانگتا، پھر جا کر دشمنوں سے مقابلہ کرتا۔ اپنی تخت نشینی کے بعد جب پہلی مرتبہ جمعہ کی نماز پڑھنے مسجد گیا تو خطیب نے خطبہ پڑھنے کے دوران افغانوں کا یہ کہہ کر مذاق اڑایا کہ سبحان اللہ! یہ بھی عجیب قوم پیدا ہوئی ہے۔ شاید یہ دجال کے جیش رو ہوں۔ ان کی زبان یہ ہے کہ ماں کو مور، بھائی کو رور، گاؤں کو شور اور لشکر کو تور کہتے ہیں۔ اپنی قوم کی اس قدر تضحیک کے باوجود سلطان نے مسکرا کر صرف اتنا کہا کہ خطیب صاحب بس کیجئے، ہم لوگ بھی خدا کے بندے ہیں۔ حکمرانوں کی تو خیر بڑی بات ہے علماء و صلحاء کی جماعت میں بھی علم و بردباری کی ایسی مثال کم ملے گی۔

(تاریخ داؤدی ص ۱۱)

# پاکبازی

احمد نظام الدین شاہ والی احمد نگر المتوفی ۹۱۰ھ نہایت ہی پاک خصلت اور نیک طینت فرماں روا تھا۔ وہ جب باہر نکلتا تو راستے میں دائیں بائیں دیکھنے کی بجائے اپنی نظریں نیچے کیے رکھتا۔ ایک بے تکلف امیر نے اس کی وجہ پوچھی تو اس نے جواب دیا کہ شہر سے گزرتے وقت میری سواری کا تماشا دیکھنے کے لیے مرد عورت اکٹھے ہو جاتے ہیں، میں ڈرتا ہوں کہ میری نگاہ کسی نامحرم پر نہ پڑ جائے اور اس کا وبال مجھ پر نازل ہو۔

(تاریخ فرشتہ ج ۲ ص ۱۰۰)

# حق بحق دار رسید

سکندر لودھی کے عہد حکومت میں سنبھل کے علاقے میں ایک شخص کو پندرہ ہزار اشرفیوں کا ایک دفینہ دستیاب ہوگیا، سنبھل کے حاکم میاں قاسم نے اشرفیوں کو اس شخص سے وصول کر لیا۔ اور سلطان سکندر کے پاس ایک درخواست بھیج کر پوچھا کہ اس دفینہ کے بارے میں کیا حکم ہے۔ سلطان نے حکم دیا کہ پانے والے کو واپس لوٹا دیا جائے۔ حاکم سنبھل نے پھر لکھ کر بھیجا کہ اتنی بڑی رقم پانے کا یہ شخص مستحق نہیں ہے۔ سلطان نے اس کو لکھا کہ اے احمق جس نے اس شخص کو یہ دفینہ عطا کیا ہے وہ بہتر جاننے والا ہے اگر یہ مستحق نہ ہوتا تو وہ کیوں دیتا ہم لوگ سب خدا کے بندے ہیں وہی بہتر جاننے والا ہے کہ ہم میں کون کس چیز کا مستحق ہے۔ (تاریخ داؤدی ص ۴۲)

# خوف آخرت

والی گجرات سلطان محمود بیگڑہ کا جانشین سلطان مظفر ایک دن قرآن مجید کی تلاوت کر رہا تھا۔ قیامت کے ذکر پر مشتمل آیتوں کو پڑھ کر بے اختیار رونے لگا۔ اور بولا معلوم نہیں اس وقت میرا کیا حال ہوگا۔ اس کے ایک ندیم شیخ جیو نے کہا جہاں تک مجھے معلوم ہے آپ سے کوئی گناہ کبیرہ نہیں ہوا ہے۔ کثرت عبادت آپ کا شغلہ ہے۔ خلق خدا بھی آپ سے خوش ہے تو توقع ہے کہ آخرت میں آپ کو بلند ترین درجات ملیں گے۔ سلطان نے یہ سن کر کہا، شیخ جیو میری گردن پر بار گراں ہے۔ اسی لیے روتا ہوں کیا تم نے پیغمبر آخر الزمان صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ حدیث نہیں سنی "نجا المخففون و هلك المثقلون" ہلکے پھلکے لوگ نجات پالیں گے اور جو گراں بار ہے وہ ہلاک ہوگا۔

(مرأۃ سکندری ص ۱۰۰)

# انجام کی فکر

سلطان محمود بیگڑہ جس نے ۸۶۲ھ سے ۹۱۷ھ تک صوبہ گجرات میں حکمرانی کی۔ اپنی آخر عمر میں عبادت میں مشغول رہتا اور اکثر روتا رہتا تھا۔ اس کے ایک درباری امیر ملک سارنگ نے سلطان کو برابر روتے ہوئے دیکھ کر ایک دن عرض کیا کہ دولت بھی ہے شہنشاہی بھی ہے۔ پھر رونے کی کیا وجہ ہے؟ سلطان نے کہا اے بے عقل! تم کیا جانو مجھے کیا غم کھائے جا رہا ہے۔ میرے مرشد شاہ عالم نے گرچہ میرے لیے دعا فرمائی ہے کہ میری عاقبت محمود ہو، لیکن میں سمجھتا ہوں کہ میری عاقبت محمود نہ ہو سکے گی۔ عمر کی نہر برابر جاری ہے اور اس سے جو حصہ بہہ جاتا ہے وہ کبھی واپس نہیں لوٹے گا۔ اسی لیے روتا ہوں۔ افسوس اور حسرت تو اس پر ہے کہ اپنے ولی نعمت کی قدر جتنی جاننی چاہیے تھی اتنی نہ جان سکا اور جتنی جانی اس پر عمل نہ کر سکا۔

(مرأۃ سکندری ص ۹)

# حسن خاتمہ

علاء الدین حسن گانگو المتوفی ۷۵۹ھ جس نے گلبرگہ، احمد آباد اور بیدر میں گیارہ سال تک بڑی کامیاب حکمرانی کی اپنے مرض موت میں ایک دن اپنے چھوٹے بیٹے شہزادہ محمود کو پاس نہ دیکھ کر پوچھا کہ وہ کہاں ہے۔ بتایا گیا کہ مکتب میں پڑھ رہا ہے۔ حسن گانگو نے شاہزادہ کو بلا کر پاس بٹھایا اور پوچھا کہ کیا پڑھ رہے تھے۔ شہزادے نے جواب دیا کہ شیخ سعدی شیرازی کی بوستان پڑھ رہا تھا۔ گانگو نے پوچھا کون سی حکایت؟ شہزادہ نے کہا وہ حکایت جس میں یہ ہے۔

شنیدم کہ جمشید فرخ سرشت
بسر چشمہ بر بسنگے نوشت
بریں چشمہ چوں ما بسے دم زدند
برفتند چوں چشم برہم زدند
گرفتند عالم بمردی و زور
ولیکن نبردند با خود بگور

جس وقت گانگو نے تیسرا شعر سنا تو اس پر بے اختیار گریہ و زاری ہوگیا۔ اور اسی وقت اپنے خزانچی کو بلایا اور اپنے ذاتی خزانہ کے تمام اثاثے کو نکلوایا اور اسے اپنے بیٹوں کے حوالے کیا کہ انہیں لے جا کر جامع مسجد میں علماء و فقراء میں تقسیم کر دو۔ شہزادوں نے باپ کے حکم کی تعمیل کی اور

باقی صفحہ ۸ پر

# قائدِ عالمی تحریکِ ختمِ نبوت کراچی سے خانقاہ سراجیہ تک

راوی: دانا مبارک علی، دانا عبدالغفار — تحریر: عبدالجبار چوھانہ

گذشتہ دنوں کوسوں کی مسافت طے کر کے قائد تحریک ختم نبوت عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی امیر اور عظیم روحانی پیشوا حضرت مولانا خان محمد صاحب دامت برکاتہم ہمراہ حضرت صاحبزادہ عزیز صاحب حج بیت اللہ کی سعادت کے حصول کے لئے حجاز مقدس تشریف لے گئے۔ یہ سفر اس لیے بھی زیادہ اہمیت کا حامل ہے کہ اس کے سفر کے دوران انہوں نے لندن میں ہونے والی انٹرنیشنل تحفظ ختم نبوت کانفرنس کی بھی صدارت فرمائی۔ حضرت مولانا خان محمد صاحب مدظلہ اس عظیم الشان کانفرنس کی صدارت اور حج بیت اللہ کی سعادت کے حصول کے بعد اپنے دامن مبارکہ میں خیر و برکت کے پھول لئے وطن عزیز کی طرف روانہ ہوئے جہاں لاکھوں اسلام کے بیٹے آپ کی راہ تک رہے تھے۔

آپ ۱۸ ستمبر کی رات آقائے دوجہاں کے دربار اقدس سے بذریعہ P-1-A روانہ ہوئے اور کراچی ایرپورٹ پر ۱۹ ستمبر رات کے پچھلے پہر بوقت ۵۰-۲ پاک سرزمین پر قدم رنجہ فرمایا جبکہ کراچی ایرپورٹ پر آپ کے استقبال کے لئے ملک بھر کے علماء کرام دینی و قومی تنظیموں کے نمائندے اور مختلف مقامات سے آئے ہوئے دیگر عقیدت مند بڑی تعداد میں موجود تھے۔ آپ انٹرنیشنل تحفظ ختم نبوت کانفرنس لندن کے حج بیت اللہ کی سعادت اور ممالک اسلامیہ کے کامیاب دورہ کے بعد جب کراچی ایرپورٹ پر رات کے آخری پہر رونق افروز ہوئے تو کراچی کی سرزمین، فلک شگاف نعروں سے گونج اٹھی ہر سو ایک نیا رنگ پھیلا ہوا تھا سماں ایسا تھا کہ جیسے سارا کراچی جاگ رہا ہو رونقیوں کے شہر کو چار چاند لگ گئے جبکہ دشمنان اسلام اخوت اسلامی کے اس مظاہرے پر پیچ و تاب کھا رہے تھے لیکن انہیں کون سمجھائے کہ خانقاہ سراجیہ کے چشم چراغ نے اسلام کے غافل شہروں کو آنے والی تیز و تند اندھی سے وقت آگاہ کر دیا ہے اب اسلام کے سربکف فرزند دشمن کے لئے سیسہ پلائی دیوار ثابت ہونگے اور دشمنان اسلام کا ہر بڑھتا ہوا قدم پیچھے ہٹنے پر مجبور ہو جائے گا۔

تھکاوٹ کی وجہ سے آپکو آرام کی اشد ضرورت تھی لیکن آپ نے اپنے منتظر جان نثاروں کو اپنے دامن مبارک سے خیر سگالی کے پھول نچھاور کیے اور پھر شرف طعام جناب میر لئیق صاحب کو بخشا جبکہ شرف قیام جناب کیپٹن خالد صاحب چیف پائلٹ PIA کو بخشا پھر سمندر کی طرح وسیع و عریض اعلیٰ ظرف رکھنے والی اس وادی سے صبح سویرے آپ بذریعہ PIA ملتان روانہ ہوئے اور ملتان ایرپورٹ پر آپکا جہاز بوقت ۱۰-۹ پر لینڈ ہوا جبکہ شرفِ ملاقات کے لئے لوگ دور دراز علاقوں سے رات بھر سفر کر کے پنجاب کے تاریخی و اسلام کے علمبرداروں کے شہر ملتان میں صادق آباد۔ رحیم یار خان خان پور، بہاول پور، خانیوال، مظفر آباد، ساہیوال لاہور، میانوالی، کندیاں کے علاوہ سندھ، بلوچستان سرحد سے جوق در جوق اسلام کے جانثاروں کی ایک بڑی تعداد ایرپورٹ پر انتظار گاہ کے باہر اکٹھی ہو رہی تھی۔ ان میں مرکزی دفتر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مبران تحفظ حقوق اہل سنت، تنظیم اہل سنت کالعدم جمعیت علمائے اسلام کے عہدداران اور معززین شہر کے ہمراہ علمائے کرام بھی استقبال کے لیے موجود تھے قبلہ حضرت صاحب مدظلہ ملتان ایرپورٹ پر تقریباً ۲۰ منٹ تک ملک و امت محمدیؐ کی سلامتی اور ختم نبوت کے تحفظ کے لئے دعا فرماتے رہے۔

اسلام کے فرزندوں کے فلک شگاف نعروں سے ملتان کی سرزمین گونج اٹھی پھر حضرت قائد تحریک ختم نبوت چند گھنٹے علمائے کرام کے ساتھ گزارنے کے بعد کاروں کے ایک قافلے کے ساتھ تقریباً ملتان سے ۳ بجے دوپہر روانہ ہوئے۔

جب یہ کاروان ختم نبوت خانقاہ سراجیہ شریف سے پانچ میل پہلے بھکر روڈ پر پہنچا تو وہاں فرزندان توحید ریگستان کی تڑپا دینے والی دھوپ میں کھلے آسمان کے نیچے جذبات سے بے قابو کاروں، سکوٹروں اور ٹریکٹروں پر آپکے استقبال کے لئے

باقی صفحہ ۱۳ پر

# قادیانیوں کی طرف سے کلمہ طیبہ کی توہین

تحریر
مولانا محمد شکیل صاحب
کانپور، انڈیا

قادیانیوں نے توہین کلمہ کی مہم پوری دنیا میں جاری کی ہوئی ہے اور ہر جگہ تاجدار ختم نبوت کے پروانے بھی ان کا تعاقب کر رہے ہیں بھارت کے شہر کانپور میں بھی انہوں نے یہ مہم شروع کی تھی جس کا وہاں کی عظیم درس گاہ جامع العلوم کے مدرس مولانا محمد شکیل صاحب نے دندان شکن جواب دیا۔ جو ذیل میں پیش کیا جا رہا ہے (ادارہ)

آج کل قادیانیوں کی طرف سے ایک پمفلٹ شائع ہو کر مسلمانوں میں تقسیم کیا جا رہا ہے جس کی پیشانی پر کلمہ لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ لکھا ہوا ہے۔ اور اندرون مضمون اس میں یہ دکھایا گیا ہے کہ "ہم لوگ، (قادیانی) باوجود اس کے کہ کلمہ گو ہیں اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ کا نبی اور پیغمبر مانتے ہیں پھر بھی (غیر قادیانی) لوگ ہمیں اسلام سے خارج سمجھتے ہیں اور کلمہ کی اشاعت سے روکتے ہیں حتیٰ کہ پڑوسی ملک پاکستان میں تو نہ صرف یہ کہ ہمیں کلمہ کی اشاعت سے روکا جاتا ہے۔ بلکہ کلمہ طیبہ کی تختیاں اپنی مساجد اور گھروں کے دروازوں پر آویزاں کرنے کی بھی ہمیں اجازت نہیں دی جاتی۔

اس طرح کی باتیں شائع کر کے وہ مسلمانوں میں یہ تاثر پیدا کرنا چاہتے ہیں کہ ہم مظلوم ہیں، ہمارے ساتھ زیادتی کی جا رہی ہے ——— تاکہ اصل حقیقت سے ناواقف مسلمان ان کی طرف متوجہ ہوں اور ان کی ہمدردیاں قادیانیوں کے ساتھ ——— اور پھر اس طرح انہیں مسلمانوں میں گھل مل کر اپنے غیر اسلامی نظریات کی تبلیغ کرنے کا پورا موقع مل جائے۔

## قادیانیوں کا تعارف اور اصل واقعہ

دراصل یہ قادیانی گروہ اپنے مخصوص عقاید کفریہ کی بنا پر دنیا بھر کے علماء اسلام و مفتیان کرام کے متفقہ فیصلے کی رو سے دائرۂ اسلام سے خارج ہو چکا ہے۔ اب جبکہ وہ دنیا اسلام میں بالخصوص پاکستان میں غیر مسلم اقلیت قرار پا چکے ہیں اور انہیں مسلمانوں میں اپنے غیر اسلامی و کفریہ عقائد کی تبلیغ کرنے کی اجازت نہیں دی جا رہی ہے تو انہوں نے بطور حربہ کلمہ طیبہ کا سہارا لے کر یہ کہنا شروع کر دیا کہ "ہم کلمہ گو ہیں اور ہمیں کلمہ کی اشاعت سے روکا جا رہا ہے"

جبکہ واقعہ یہ ہے کہ قادیانیوں کے یہاں کلمہ کا وہ مفہوم نہیں ہے جو عام مسلمانوں میں اسلام کے دور اول سے چلا آ رہا ہے بلکہ ان کے نزدیک کلمہ کے دوسرے جزو "محمد رسول اللہ" سے مراد نعوذ باللہ غلام احمد قادیانی بھی ہے (دیکھئے! کلمۃ الفصل ص ۱۵۸ مولفہ مرزا البشیر احمد قادیانی) کیونکہ

بانی جماعت مرزا غلام احمد قادیانی نے خود "نبی" اور "محمد رسول اللہ" ہونے کا دعویٰ کیا ہے (جس پر اس کے تمام متبعین و معتقدین ایمان رکھتے ہیں) چنانچہ بطور نمونہ مرزا کے دعوے ملاحظہ ہوں!

### ۱۔ نبی ہونے کا دعویٰ

"میں اس خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں جس کے ہاتھ میری جان ہے اسی نے مجھے بھیجا ہے اور اسی نے میرا نام نبی رکھا ہے اور اسی نے مجھے مسیح موعود کے نام سے پکارا ہے ......" (تتمہ حقیقۃ الوحی ص ۶۸ بحوالہ ختم نبوت ص ۲۳)

### ۲۔ رسول ہونے کا دعویٰ

"سچا خدا وہی ہے جس نے قادیان میں اپنا رسول (غلام احمد قادیانی کی صورت میں) بھیجا" (دافع البلاء ص ۱۱)

### ۳۔ محمد رسول اللہ ہونے کا دعویٰ

"مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللّٰهِ وَالَّذِيْنَ مَعَهٗ اَشِدَّاءُ عَلَى الْكُفَّارِ رُحَمَاءُ بَيْنَهُمْ"

اس وحی الٰہی میں میرا نام محمد رکھا گیا اور رسول بھی۔" (ایک غلطی کا ازالہ ص ۴ مطبوعہ ربوہ تیسرا ایڈیشن۔)

مرزا کے محمد رسول اللہ ہونے کی وجہ یہ ہے کہ قادیانی عقیدے کے مطابق حضرت خاتم النبیین محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا دوبارہ دنیا میں آنا مقدر تھا پہلی بار آپ مکہ مکرمہ میں محمدؐ کی شکل میں آئے اور دوسری بار قادیان میں مرزا غلام احمد قادیانی کی بروزی شکل میں آئے یعنی مرزا کی ظاہری شکل میں محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی روحانیت مع اپنے تمام کمالات نبوت کے دوبارہ جلوہ گر ہوئی۔ چنانچہ ملاحظہ ہو۔

"اور جان کہ ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جیسا کہ پانچویں ہزار میں مبعوث ہوئے۔ (یعنی چھٹی صدی عیسوی میں) ایسا ہی مسیح موعود (مرزا غلام احمد قادیانی کی بروزی صورت اختیار کر کے چھٹے ہزار (یعنی تیرھوی صدی ہجری) کے آخر میں مبعوث ہوئے......"

(خطبہ الہامیہ ص ۱۸۰ طبع اول قادیان ۱۳۱۹ھ)

## ۴۔ محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کی برابری کا دعویٰ

نیز مرزا نے کس طرح اپنے آپ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ہم رتبہ وہم مقام قرار دیا ہے ملاحظہ ہو۔

"جبکہ میں بروزی طور پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور بروزی رنگ میں تمام کمالات محمدی مع نبوت محمدیہ کے میرے آئینہ ظلیت میں منعکس ہیں تو پھر کون سا الگ انسان ہوا جس نے علیحدہ طور پر نبوت کا دعویٰ کیا؟"

(ایک غلطی کا ازالہ صد)

"اور جو شخص مجھ میں اور مصطفےٰ میں تفریق کرتا ہے اس نے مجھ کو نہیں دیکھا اور نہیں پہچانا ہے"

(خطبہ الہامیہ ص ۱۷۱)

## ۵۔ محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم سے برتری کا دعویٰ

اسی پر اکتفا نہیں بلکہ قادیانی عقیدے میں محمد رسول اللہ کا قادیانی ظہور (جو مرزا قادیانی کے روپ میں ہوا ہے) محمد عربی کے مکی ظہور سے اعلیٰ اور افضل ہے۔ ملاحظہ ہو۔

"اور جس نے اس بات سے انکار کیا کہ نبی علیہ السلام کی بعثت چھٹے ہزار سے تعلق رکھتی ہے جیسا کہ پانچویں ہزار سے تعلق رکھتی تھی۔ پس اس نے حق کا اور نص قرآن (آیت قرآنی) کا انکار کیا۔ بلکہ حق یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی روحانیت (جو مرزا کی بروزی شکل میں رونمائی ہوئی) چھٹے ہزار کے آخر میں یعنی ان دنوں میں بہ نسبت ان سالوں کے اقویٰ اور اکمل اور اشد ہے۔ بلکہ چودھویں رات کی طرح ہے۔

(خطبہ الہامیہ ص ۱۸۱)

خطبہ الہامیہ کیا ہے؟ اس کے بارے میں بھی قادیانی عقیدہ سن لیجئے! "اس جگہ یہ بھی یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ خطبہ الہامیہ وہ خطبہ ہے۔ جو خدا کی طرف سے ایک معجزہ کے رنگ میں مسیح موعود (مرزا قادیانی) کو عطا ہوا۔ جیسا کہ اس کا نام ظاہر کرتا ہے۔ پس اس کتاب کو عام کتابوں کی طرح نہ سمجھنا چاہیئے۔ کیونکہ اس کا ہر ایک فقرہ الہامی شان رکھتا ہے۔

(کلمۃ الفصل ص ۱۳۰ / ۱۳۱ ضمیمہ ریویو آف ریلیجنز مارچ اپریل ۱۹۱۵ء)

خلاصہ یہ کہ جب مرزا کے دعووں میں نعوذ باللہ نبی اور محمد رسول اللہ بلکہ ان سے بھی برتر ہونے کا ذکر موجود ہے۔ تو گویا بزعم خود یہ کلمہ گو قادیانی نہ صرف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے "محمد رسول اللہ" ہونے کے قائل ہیں۔ بلکہ مرزا قادیانی کے حق میں بھی "محمد رسول اللہ" ہونے کے معتقد ہیں۔ (کلمۃ الفصل ص ۱۵۸)

حالانکہ دنیا بھر کے مسلمانوں کا عقیدہ یہ ہے کہ کلمہ طیبہ کے دوسرے جزو "محمد رسول اللہ" میں صرف اور صرف محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم مراد ہیں۔ کسی اور کی اس میں شرکت نہیں ہے۔

## مسلمانوں کے لئے لمحہ فکریہ

دیکھا آپ نے یہ قادیانی کس طرح کلمہ طیبہ کی توہین کر کے نبوت محمدیؐ کے خلاف سازش رچا رہے ہیں۔ اور پھر کہتے ہیں کہ ہم سچے کلمہ گو ہیں۔ کہیں اس کی اشاعت کا حق ملنا چاہیئے۔

کیا آپ اپنی اسلام پسندی کے باوجود ان قادیانیوں کو کلمہ کی آڑ لے کر مسلمانوں میں گمراہی پھیلانے اور انہیں اس ناپاک سازش کو کامیاب بنانے کا حق دینا گوارہ کریں گے

اگر نہیں تو پھر آپ نے اس کی روک تھام کے لئے کچھ سوچا!

## تصویب و تائید

جناب مولانا محمد شکیل صاحب کی مذکورہ بالا تحریر نہایت مکمل و مدلل ہے اور قادیانیوں کے فریب کا پردہ چاک کرنے کے لئے بہت کافی ہے۔ فقط

منظور احمد مظاہری قاضی شہر کانپور۔

۲۸ر شوال ۱۴۰۵ ہجری

بقیہ:۔ خانقاہ سراجیہ تک

موجود تھے اور یوں آپ اسلام کے ان فرمانبرداروں کے کاروان کی معیت میں رات تقریباً بوقت ۸/۱۵ بجے خانقاہ سراجیہ پہنچے

پہلی حاضری قیوم زماں، قطب دوراں محبوب رب العالمین حضرت مولٰنا وسیدنا ابوالسعد احمد خانؒ اور نائب قیوم زماں، قطب دوراں حضرت مولٰنا محمد عبداللہ بہلوی اور فاتحہ خوانی کے بعد اسلام کے سرفروشوں سے ملے اتنے طویل تھکا دینے والے سفر کے باوجود کہیں بھی آپکی پیشانی مبارک پر شکن تک نہ آئی۔ چہرہ مبارک نور کا ایک سرچشمہ تھا، نظر تھی کہ کسی پل ٹھہرتی نہ تھی پھول کی طرح معصوم اور صبح صادق کی طرح صاف وشفاف چہرہ آنکھوں کو ایک لطیف سی ٹھنڈک سے خیرہ کر رہا تھا ادھر ہر عام وخاص آپکی نظر میں ایک ہی حیثیت کے حامل تھے یہی وجہ ہے کہ مخالف بھی آپکی اس اعلیٰ ظرفی کو سراہے بغیر نہیں رہتے۔ ؎

خوش نصیب ہیں وہ جو چند قدم بھی آپکے ہم سفر رہے۔
سلام کرتا ہوں اس خاک کو جو آپکے کارواں کی دھول بنی

مجاہد ملت مولانا محمد علی جالندھریؒ

# وہ آدمی کہاں غائب ہو گیا ایک عجیب واقعہ

## ہم خدا کی قدرت پر حیرت زدہ رہ گئے

شاعر ختم نبوت، سید امین گیلانی

مشہور عالم دین مولانا محمد علیؒ صاحب جالندھری نے اپنا واقعہ سنایا ـــ کہ ایک غریب نوجوان میرے پاس آیا اور کہا، مولانا ہمارے گاؤں کا بڑا زمیندار قادیانی ہے۔ بڑا فرعون مزاج اور منہ پھٹ ہے۔ سر عام ہمارے علماء کو گالیاں دیتا ہے۔ اور یہ بھی کہتا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام مر چکے ہیں۔ یہ مولوی لوگوں کو بے وقوف بناتے ہیں۔ کوئی میرے سامنے آ کر بات کرے۔ چونکہ وہ زورآور ہے اس لیے کوئی اس کے سامنے بولنے کی جرأت نہیں کرتا۔ ایسا نہیں ہو سکتا کہ آپ وہاں آ کر وعظ کریں اور حیات مسیحؑ ثابت کریں۔ مولانا نے فرمایا۔ میں نے اسے ایک تاریخ دیدی۔ اور کہا میں از خود تمہارے گاؤں تمہارے پاس پہنچ جاؤں گا۔

تم ایک دن پہلے گاؤں میں منادی کر دینا کہ کل دوپہر کو مولوی محمد علی جالندھری تقریر کرے گا۔ پھر میں دو تاریخ پر دوپہر سے قبل اس کے پاس پہنچ گیا۔ مگر مجھے دیکھتے ہی وہ نوجوان ہراساں ہو گیا اور کہنے لگا، مولوی صاحب کام بہت خراب ہو گیا۔ میں منادی کر رہا تھا کہ اس زمیندار نے مجھے بلا بھیجا اور دھمکی دی کہ اگر تمہارے مولوی نے یہاں تقریر کی تو تمہارا اور تمہارے مولوی' دونوں کا مار مار کر کچومر نکالدیں گے۔

مولوی صاحب! میں غریب مزارعہ ہوں، اور اکیلا ہوں، اس فرعون سے ڈرتے ہوئے میرا کوساتھ نہ دے گا۔ اس لیے آپ کی تقریر مناسب نہیں۔ مولانا فرماتے ہیں یہ سن کر میں ایک اندرونی کرب میں مبتلا ہو گیا۔ اور اس کی کوٹھڑی میں بیٹھ کر یہی سوچتا رہا کہ اس مشکل کو کیسے حل کیا جائے۔ یونہی شام ہو گئی میں نے اپنے جی میں طے کیا کہ صبح خاموشی سے واپس ہو جاؤں۔ اور پھر کسی دن ملتان سے اپنے رضا کاروں کی فورس ساتھ لا کر یہاں جلسہ کروں۔ پھر جب رات میں سو گیا تو کیا دیکھتا ہوں کہ ایک شخص سیدھا آسمان سے اتر کر میرے سامنے کھڑا ہو گیا۔ میں نے احادیث کے مطابق اس کی نشانیاں دیکھ کر پوچھا۔ حضرت آپ عیسیٰ علیہ السلام ہیں۔ انہوں نے فرمایا ہاں میں نے عرض کیا آپ میرے پاس کیسے تشریف لائے۔ فرمایا میں اس لیے خود آ گیا کہ تم میری حیات ثابت نہیں کرتے۔ میں نے عرض کیا میں تو ایک سو ایک دلائل سے آپؑ کی حیات ثابت کر سکتا ہوں۔ مگر اس غریب نوجوان کا خیال آتا ہے۔ اس پر آفت نہ آ جائے فرمانے لگے تم میری حیات ثابت کرو۔ ان شاء اللہ کچھ نہ ہو گا۔ مولانا نے فرمایا۔ جب میری آنکھ کھلی تو میرا سینہ عزم و طمانیت سے بھرپور تھا۔ میں نے صبح اٹھ کر اس نوجوان سے کہا۔ اب کے بعد میں تمہارا مہمان نہیں ہاں تم میرے میزبان نہیں۔ مگر ایک مسافر سمجھ کر مجھ پر ایک احسان کر دو۔ مجھے ایک میز اور بجانے کے لیے ایک لکڑی لا کر دے دو۔ میں خود گاؤں میں منادی کروں گا۔ اور خود ظہر کے وقت تقریر کروں گا۔

یہ میں نے فیصلہ کر لیا ہے اور اس فیصلے کو اب کوئی بدل نہیں سکتا۔

میری یہ باتیں سن کر اس نوجوان کا چہرہ بھی عزم و یقین سے دمک اٹھا، کہنے لگا، مولوی صاحب! میں بے غیرت نہیں، آپ کو اکیلا چھوڑ دوں۔ یہ کہہ کر وہ اٹھا اور گاؤں میں منادی کر دی۔ اب اسے کسی نے ضرور کا دوپہر ہوئی تو میں اور وہ دونوں مقررہ جگہ پر پہنچے تو سینکڑوں آدمیوں کا مجمع تھا۔ مرزائی زمیندار اور اس کے حواری بھی مسلح موجود تھے۔ مولانا نے فرمایا میں سب حالات کو نظر انداز کرتا ہوا سیدھا اس جگہ پہنچ گیا۔ جہاں کھڑے ہو کر مجھے تقریر کرنی تھی۔ جب میں خطبہ پڑھنے لگا۔ تو وہ زمیندار بلند آواز سے کہنے لگے مولوی صاحب! آپ بھی نیکی کی بات سنائیں، نماز روزے کی تلقین کریں ہم شوق سے سنیں گے۔ مگر آپ نے احمدیوں کے متعلق کچھ کہا یا حیات مسیحؑ کا مسئلہ چھیڑا تو (مسلح آدمیوں کی طرف اشارہ کر کے) پھر آپ دیکھ رہے ہیں، خیر نہیں گزرے گی۔ وہ یہ کہہ کر خاموش ہوا ہی تھا کہ (مولانا نے فرمایا) میرے سامنے ایک بڑ کا درخت تھا۔ اس کے تنے کے قریب سے ایک قد آور جوان اٹھا اور للکار کر مجھ سے مخاطب ہوا مولانا آپ کو خدا کی قسم ہے۔ جو کچھ کہنا چاہتے ہیں کھل کر کہیں۔ یہ لوگ آپ کا کچھ نہیں بگاڑ سکتے۔ میں نے اسے ہاتھ کے اشارے سے بٹھا دیا۔ اور زبان سے اتنا کہا بہت اچھا' شکریہ' پھر میں نے تقریر شروع کر دی۔ ڈیڑھ دو گھنٹے تقریر کرتا رہا۔ جو کچھ کہنا چاہتا تھا کہا۔ از روئے قرآن و حدیث حضرت مسیحؑ کی حیات ثابت کی۔ کسی دشمن کو جرأت نہ ہوئی کہ وہ مجھے روکے۔ مجھ پر ایک سرور طاری تھا۔

جب میں نے تقریر ختم کی تو مجمع عقیدت کے ساتھ مجھ سے ملنے کے لیے امنڈ پڑا مصافحہ کے لیے ہر ہاتھ بڑھ رہا تھا۔ میں ان لوگوں میں سے اس شخص کو پہچاننے کی کوشش کر رہا تھا

تحریر: شفیق طاہر ایم اے فیصل آباد

# شورش کاشمیریؒ

## تحریکِ برصغیر اور تحریک ختم نبوت کا نامور مجاہد

آغا شورش کاشمیری مرحوم زمانہ طالب علمی سے ہی مولانا ظفر علی خان کے روزنامہ زمیندار کے مطالعہ سے متاثر ہو کر سیاست کی پرخار وادی میں کود پڑے۔ مولانا مرحوم کی انقلابی نظموں اور انشاء پردازی کا اس میں بڑا عمل دخل تھا۔ اسی وجہ سے زمیندار اس زمانہ میں بڑا مقبول عزیز اخبار تھا۔ انگریز سامراج اور اس کی ذریت لڑاؤ اور حکومت کرو کی پالیسی پر عمل کرتے ہوئے مسلمانوں اور دوسری ہند کی اقوام کے حقوق غصب کرنے کے علاوہ مسلمانوں سے صلیبی جنگوں کا بدلہ لینے اور ان کے مرکز و محور خانہ کعبہ اور بیت المقدس کی بے حرمتی کرنے پر تلا ہوا تھا۔ وہ جب ہندوستان میں آیا تو اس کی غاصبانہ ذہنیت نے مسلمانوں میں رد عمل پیدا کیا۔ رفتہ رفتہ اس بات کا احساس دوسری قوموں کو بھی ہوا اور انہوں نے آزادی ہند کے لیے مختلف پلیٹ فارم تشکیل دیئے اس سلسلے کا سب سے پہلا مرکز مدرسہ دیوبند تھا اس کے بعد دیگر قوموں میں جب آزادی کا شعور پیدا ہوا تو ایک ایسے پلیٹ فارم کی تشکیل ضروری سمجھی گئی جہاں سے حصولِ آزادی کی مشترکہ جدوجہد ہو سکے۔

اسی پلیٹ فارم سے مولانا محمد علی جوہرؒ، مولانا حسین احمد مدنیؒ، مولانا ابوالکلام آزادؒ اور مولانا عبیداللہ سندھیؒ اور دوسرے بزرگوں نے انگریز کو للکارا۔ مولانا ظفر علی خان نے اپنی پرجوش نظموں سے عوام کو ولولہ دیا۔ مولانا محمد علی جوہرؒ نے کامریڈ اور ہمدرد کے ذریعے سرکاری ایوانوں میں لرزہ پیدا کر کے ایسی دراڑیں پیدا کیں کہ پھر وہ عمارت جاگیرداروں اور وڈیروں کی مرمت کے باوجود دھڑام سے گر کے رہی۔ ابوالکلام آزاد کے الہلال نے حریت فکر پیدا کی، ادھر ہندو لیڈروں میں جواہر لال اور گاندھی جی نے بھی بھرپور ساتھ دیا۔ آزادی کے حصول کے لیے ملک میں ایک لہر دوڑ گئی۔ آغا شورش کاشمیری کے اپنے الفاظ کے مطابق کہ زمیندار کی خبروں اور مولانا ظفر علی خان کی نظموں نے مجھ میں آزادی کا شعور پیدا کیا اور یہی وجہ تھی کہ آغا صاحب اپنی تعلیم ادھوری چھوڑ کر تحریک میں شامل ہو گئے اور گرفتاری پیش کی رہائی کے بعد پال گنگادھر تلک کی بنیاد رکھی اس کی تفصیل آغا صاحب نے اپنی کتاب بوئے گل نالۂ دل میں تفصیل سے بیان کی ہے آغا صاحب کا تعلق رفتہ رفتہ مولانا ظفر علی خان سے استوار ہو گیا اس طرح انہیں آزادی ہند کے مجاہدین کا قریب سے مطالعہ کرنے کا موقع ملا۔ بالآخر انہوں نے مولانا کو چھوڑ کر مجلس احرار اسلام میں شرکت کر لی۔ اب شاہ جیؒ کی رفاقت نے انہیں حضرت مدنیؒ، مولانا آزادؒ اور دیگر اکابر کے قریب کر دیا۔ اس دوران آغا صاحب کو امام الہند کے اخبار الہلال کے مطالعہ کا موقع ملا۔ جس کا اثر آغا صاحب کی طبیعت پر نقش ہو گیا۔ آغا صاحب کی تحریروں کا اب بھی امام الہند کی تحریروں سے موازنہ کیا جائے تو اس میں مولانا آزاد کی تحریروں کی گہری چھاپ نظر آتی ہے آزادی ہند کے لیے اکابر دیوبند کے کردار نے آغا صاحب پر بڑا اثر کیا یہی وجہ تھی کہ قیام پاکستان کے بعد انگریز کی ذریت نے ایک سوچے سمجھے منصوبے کے تحت جب اس مکتب فکر کے خلاف زبان درازی شروع کی تو آغا شورش کاشمیری سیخ پا ہو گئے انہوں نے مولانا ظفر علی خان سے فن خطابت اور صحافت کے رموز سیکھے۔ امام الہند ابوالکلام آزاد کی رفاقت سے جرأت اور استقلال سیکھا۔ عطاء اللہ شاہ بخاری سے عشقِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم سیکھا۔ اور اپنے اسلاف سے جوشِ جہاد اپنی طبیعت میں تازہ رکھا جس کا سلسلہ ہندوستان میں مجدد الف ثانیؒ، شاہ ولی اللہؒ، سید احمد شہیدؒ، مولانا محمد قاسم نانوتویؒ اور شیخ الہند محمود الحسنؒ سے ملتا ہے جن لوگوں نے ان اکابرین کی مخبری کے سلسلے میں جاگیریں حاصل کیں آغا شورش ان کے لیے تادم مرگ محمود الحسن رہا۔ تادم مرگ۔ ابوالکلام اور ظفر علی خان رہا۔

اس سفر میں انہیں بے پناہ پریشانیوں اور مصیبتوں کا شکار ہونا پڑا آغا صاحب کی کتاب پس دیوار زنداں کا اگر مطالعہ کیا جائے تو دو گھنٹے

کھڑے ہو جاتے ہیں ان کے پائے استقلال میں کبھی لغزش نہ آئی۔ بے شمار دفعہ ان پر قیام پاکستان کے بعد بھی ایسے مواقع آئے مگر انہوں نے چٹان کی طرح جم کر مقابلہ کیا۔

حقیقت ہے شاہ جی جیسی بے سروسامانی کی حالت میں انگریز سامراج کو للکارا تھا کاش آج کا نوجوان ان کی سیرت کا مطالعہ کرے اور غلامی کی لعنت سے اپنی آئندہ کو محفوظ رکھ سکے۔ ہمارے اکابر نے جس ایثار اور اخلاص کا مظاہرہ کیا تھا۔ اس کی نظیر نہیں ملتی آتش قربانی آزادی کے لیے دی گئی کہ اس کا تصور کیا جائے تو یقین نہیں آتا۔ قیام پاکستان کے بعد رفتہ رفتہ لٹے پٹے قافلے کے وہ بزرگ جب اللہ کو پیارے ہو گئے تو ایک طوفان بدتمیزی ان بزرگوں کے عقائد۔

کے بارے میں کھڑا کر دیا گیا جنہوں نے کل تک۔ انگریز سامراج کا انتہائی بے سروسامانی کی حالت میں مقابلہ کیا تھا۔ آغا شورش کاشمیری نے اپنے ہفت روزہ چٹان میں ان طاغوتی طاقتوں کا ڈٹ کر مقابلہ کیا ان کے قلم میں ظفر علی خان کی کاٹ۔ خطابت میں عطاء اللہ شاہ بخاریؒ کی گرج اور ابوالکلام آزاد کی للکار اور محمد علی جوہر کی پکار بدرجہ اتم تھی۔ ان کے سامنے بڑے بڑے پہاڑ رائی بن جاتے تھے۔ انہوں نے جس انداز سے اپنے بزرگوں کا دفاع کیا یہ انہی کا خاصہ تھا یہی وجہ تھی کہ وہ علماء اور نوجوان حلقوں میں یکساں مقبول تھے۔ اس ملک میں جب ابوالکلام آزاد گالی تھا تو وہ آخری دم تک ابوالکلام رہا۔ جب محمود الحسن اس ملک میں کہنا غداری کے مترادف تھا تو وہ آخری دم تک محمود الحسن تھا۔ الغرض وہ

علامہ اقبال سے لے کر عطاء اللہ شاہ بخاریؒ تک تمام بزرگوں مدح خواں تھا ان پر تنقید ان کی طبیعت کو مضطرب کر دیا کرتی تھی۔

## ختم نبوت کے محاذ پر

آغا شورش کاشمیری مرحوم کو اللہ تعالیٰ نے بے پناہ صلاحیتوں سے نوازا تھا تحریک آزادی کا ہیں ان کا کردار کیا ہے۔ اسلاف کے دوش بدوش ان کی جدوجہد ان کے نظریات کا آئینہ دار تھی۔ اتفاقات کی بات ہے ایسے لوگوں کی تربیت فطرت اپنے صحیح زاویہ سے کرتی ہے اپنے صحیح ماحول میں کرتی ہے وہ کتنا عظیم انسان تھا کتنا خوش بخت نوجوان تھا جسے سید عطاء اللہ شاہ بخاری کی رفاقت ملی۔ جس نے اپنی منزل کے لیے سفر کا آغاز اندھی عقیدت سے نہیں بلکہ مطالعے اور پوری تحقیق ( ) کے بعد کیا اور جب اس سفر پر گامزن ہوا تو نہ رخصت سفر کا فکر کیا نہ زاد راہ بوجھل محسوس ہوا۔ بلکہ اس مقصد کے لیے اپنی جان کی پرواہ بھی نہ کی۔

ان بزرگوں کا فیضان نظر تھا۔ کہ آغا صاحب عمر بھر اسی سفر پر گامزن رہے اس دوران بے شمار دفعہ آغا صاحب نے موت کو قریب سے دیکھا اور انہیں اپنے مشن سے ہٹانے کی کوشش کی گئی مگر انہوں نے اپنی جوانی میں اپنے متعلق جو کچھ سوچا تھا اس پر عمر بھر قائم رہے۔

مجلس احرار کو یہ شرف حاصل ہے کہ اس کے اکابر نے محسوس کیا تھا انگریز ایک غیر ملکی سامراجی استحصالی طاقت ہے جو مسلمانوں کے کلچر۔ تمدن۔ دین اور معاش کی دشمن ہے اس کے ساتھ ساتھ انہوں نے مسلمانوں کے مذہب پر حملہ بھی کیا اور ایک جھوٹے مدعی نبوت کو پیش کیا جس کے ذریعے سیاسی مقاصد حاصل کرنے کے لیے دین کی بنیادی اقدار کی تضحیک کروائی گئی یعنی مسلمانوں کے دلوں اور دماغوں سے اسلام کی مذہبی روح کو ختم کر کے انہیں مغرب زدہ کیا جائے ذہنی طور پر غلام کیا جائے چنانچہ اسی طرح کا ایک نبی پیدا کیا گیا احرار کا ہاتھ حالات کی نبض پر تھا اور انہوں نے اس محاذ کو خالی نہ چھوڑا اور ایک ٹیم کو ان کی بیخ کنی کے لیے نامزد کیا۔ قیام پاکستان کے بعد آغا صاحب سیاست سے کنارہ کش ہو گئے اور ملک کے دفاع اور ترقی کے لیے اپنی تمام صلاحیتوں کو بروئے کار لانے کے لیے ادب اور صحافت کے میدان میں چٹان کے مدیر کی حیثیت سے بے شمار خدمات سرانجام دیں قیام پاکستان کے بعد قادیانیوں نے حکومت کے خواب دیکھنا شروع کیے ظفر اللہ خان وزیر خارجہ تھا حکومت میں ان کا رعب اور دبدبہ تھا مگر آغا شورش کاشمیری کو اللہ کریم نے بے پناہ جرأت اور قوت گویائی عنایت فرمائی ہوئی تھی جس سے ان کے بخئے ادھیڑ کر رکھ دیئے گئے۔ چٹان کے فائل آج بھی کھول کر دیکھ لیں تو آغا شورش کے خدشات درست نظر آئیں گے۔ قادیانی نبوت اور اس کے گماشتوں کی آغا صاحبؒ سے کئی دفعہ ٹھنی! انہیں اپنی طاقت پر ناز تھا اور آغا صاحب کو اپنی تربیت اور جرأت پر انہیں ظفر اللہ خان نظر آتا تھا تو آغا صاحب ظفر علی خان کا قہر بن جاتے۔ انہیں امریکی پشت پناہی تھی تو آغا صاحب اپنی جان پر کھیلنے کا تہیہ کر لیتے ان کی کتاب تحریک ختم نبوت کا مطالعہ کرنے سے پتہ چلتا ہے کہ ان کے اکتساب فیض نے ان میں ختم نبوت کا کتنا احترام پیدا کر دیا تھا۔ اور قادیانیوں سے کس قدر نفرت تھی۔ قادنیت کو وہ ایک مذہبی تحریک نہیں بلکہ سیاسی گماشتہ سمجھتے تھے بلکہ انہوں نے اپنی کتاب عجمی اسرائیل میں اسے سامراجی مہرہ ثابت کیا اور ان کے عزائم سے قوم اور حکمرانوں کو خبردار کیا تھا ان کی خطابت اتنی پرکشش ہوتی کہ یقین مانئے جس شہر میں ان کی تقریر ہوتی اس رات نوجوان سینماؤں میں فلم چھوڑ کر پنڈال میں ہوتے۔ حضور سرور کائنات ﷺ سے انہیں بے پناہ محبت تھی حضورؐ سے عشق اس قدر تھا کہ وہ اپنی تقریر میں اس قدر جذباتی ہو جاتے کہ مجمع کربناک ہو جاتا ایک دفعہ چٹان پریس کے ضبطی پر موچی دروازے میں آغا صاحب نے ایوب خان کو کہا کہ محمد عربی ﷺ کے نام پر ایک پریس تم نے ضبط کیا ہے جاؤ دوسرا پریس بھی ضبط کر دو تم نے کمینگی کا مظاہرہ کیا ہے میں تو اپنی جان کی بازی لگانے کا تہیہ کئے

کہنے لگے۔ ہم نے تو اس وقت اسے اس گاڑی میں پہلی دفعہ دیکھا تھا۔ ہم تو یہ سمجھے وہ آپ کا ساتھی ہے۔ "مگر یہ بے جنا دلبر" میں نے کہا وہ میرا ساتھی تو نہیں تھا۔ پھر ہم سب خدا کی قدرت پر حیرت زدہ رہ گئے۔

**بقیہ:۔ انقلابی نظم**

اقلیت اب قرار دو ان کو چھوڑ دو ان سے بولنا بھی
تعلقات ان سے ختم کر دو لین دین اور تولنا بھی
بیٹ دو سب اصطلاحیں انکی کتب انکی ٹٹولنا بھی
نہ دو کلیدی مناصب انکو وہ قفل شیطے کا کھولنا بھی
قلیل عرصہ ہے انقلابی گرینگے یہ موت کے دہاں میں
غلام احمد اگر ہے مسلم تو کوئی کافر نہیں جہاں میں

**بقیہ:۔ ربوہ کی ڈائری**

مجلس تحفظ ختم نبوت جھنگ کے ناظم اعلیٰ، مولانا غلام حسین اور مجلس تحفظ ختم نبوت ربوہ کے رہنما قاری شبیر احمد عثمانی نے جناب ڈپٹی کمشنر صاحب جھنگ سے ملاقات کی ربوہ میں قادیانیوں کی سازشوں اور اجتماعات کے متعلق ان سے بات چیت ہوئی ان رہنماؤں نے یہ بھی کہا کہ قادیانی ربوہ میں صدارتی آرڈیننس کی خلاف ورزی کر رہے ہیں مطالبہ کیا کہ صدارتی آرڈیننس پر سختی سے عمل درآمد کرایا جائے۔

**بقیہ:۔ ڈاکٹر عبدالحئی سے ملاقات**

آپ حضرات اپنی صلاحیت اور طاقت کے مطابق اپنا اپنا فرض ادا کرتے رہیں انشاء اللہ ان (قادیانیوں) کا سد باب کرتے رہیں گے اور اہل حق کو غلبہ ہو کر رہے گا۔

## اعلان تعطیل

بوجہ ختم نبوت کانفرنس آئندہ شمارہ شائع نہیں ہوگا۔ قارئین اور ایجنٹ حضرات نوٹ فرمالیں۔

(ادارہ)

عشق رسالت ان کی رگ رگ میں سمایا ہوا تھا۔ آخری لمحات انہوں نے اپنے قریبی دوستوں کو بلا کر اپنے عشق رسالت مآب کا دعویٰ کیا اور کلمہ شہادت پہ انتقال کیا ذیل میں ان کی ایک نظم کے تین اشعار پیش خدمت ہیں اس سے ان کے عشق سرور کونین کا اندازہ واضح ہے ؎

اگر ام القریٰ میں خالق کونین نے شورش
بہ عہد احمد مرسل مجھے پیدا کیا ہوتا
حرا کی خاک میں میرے جسم و جاں ہوتے
محمدؐ کا میری لوح جبیں پر نقش پا ہوتا
قدوم سرور کونین کی عظمت کے صدقہ میں
میں خاک راہ گزر ہوتا تو پھر بھی کیمیا ہوتا

**بقیہ: خصائل نبوی ۴**

ایسے منافق لوگ خصوصیات جتانے کے لیے ایسے ہی خصوصی اور اہم تذکرے چھیڑا کرتے ہیں اخیر جملہ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاک ارشاد بدترین شخص کے دو مطلب ہو سکتے ہیں۔ کہ اس کا تعلق آنے والے سے ہو یعنی اس کی فحش گوئی سے بچنے کے لیے اس کے ساتھ یہ برتاؤ کیا گیا کہ یہ فحش گو ہے یا اس کا تعلق حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات سے ہے۔ یعنی مجھے فحش گو تونے کب دیکھا تھا کہ اس کی منتظر تھی۔ وہ برا شخص ہے جس کی بدکلامی کی وجہ سے لوگ اس کے پاس آنا چھوڑ دیں، میں اگر ایسی گفتگو کروں تو لوگ میرے پاس آمد و رفت بھی چھوڑ دیں۔ جس سے اگرچہ ان کو ہی نقصان ہے۔ مگر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ان کا نقصان کب گوارا فرما سکتے ہیں۔

**بقیہ: ایک واقعہ**

جس نے درخت کے قریب سے اٹھا کر مجھے حوصلہ دیا تھا۔ مگر وہ نظر نہ آیا میں نے ان لوگوں سے پوچھا۔ بھئی وہ نوجوان کہاں ہے۔ جس نے زمیندار کے جواب میں مجھے حوصلہ دیا تھا۔ وہ سب

بیٹھا تھا۔

حضرت امیر شریعت کے انتقال کے بعد قادیانی بڑے خوش تھے کہ اب ان کی بن آئی۔ مگر شورش نے کہا کہ وہ ان کے لیے عطاء اللہ شاہ بخاری بن کر آئے گا۔ اور مجھے یاد ہے چنیوٹ کانفرنس میں ۱۹۷۳ء میں آغا صاحب نے کہا تھا کہ "اور مرزا ناصر ۱۹۷۳ء تیرا سال ہے اور ۱۹۷۴ء میرا سال ہوگا۔ میں تمہیں دنیا بھر کے سامنے رسوا کر دوں گا جس بھٹو پہ تمہیں ناز ہے اسی بھٹو سے اقلیت قرار دلواؤں گا۔ خدا کی شان کہ قلندر کی ادا خدا کو پسند آگئی اور ۹۰ سالہ قادیانی مسئلہ ۱۹۷۴ء میں حل ہوگیا۔ وہ کہا کرتے تھے کہ سب کچھ قبول ہے مگر اسلام کے نام پر حاصل کردہ ملک میں سرور کائنات کی تضحیک برداشت نہیں کی جائے گی۔

حضورؐ سے عشق اس قدر تھا کہ اپنی تقریر میں اتنی عقیدت سے نام لیتے گویا سرور کائناتؐ کے سامنے کھڑے ہیں ان کی کتاب شب جائے کہ من بودم کا مطالعہ ان کے عشق رسالت کو اور بھی نکھار دیتا ہے۔ وہ ایک ادیب تھے ان کی کتاب بوئے گل اور پس دیوار زنداں ادب کی ایک منفرد کاوش ہیں صحافت میں ان کا ہفت روزہ چٹان نہ صرف صحافتی اصولوں کے لیے چٹان کی طرح آمروں سے ٹکراتا رہا بلکہ اس معیار کو قائم رکھا وہ ایک شاعر تھے انقلابی بھی تھے اصلاحی بھی تھے۔ مگر اس میں ظفر علی خان کا طنطنہ بدرجہ اتم موجود رہا ان کی خطابت میں اس قدر زور ہوتا تھا کہ خود آغا صاحب کے بقول ایک دفعہ وہ لیہ کے علاقہ میں تقریر کر رہے تھے تو عوام سے پوچھا یار یہ کیا ہے کہ تمہارے یہاں فلاں آتا ہے فلاں آتا ہے تم اس کی تقریر سن کر بھی داد دیتے ہو اور میں آتا ہوں مجھے بھی داد دیتے ہو تو ایک بزرگ مجمع کے درمیان سے کھڑا ہوا اور کہنے لگا کہ سن ہم انہیں دیکھنے آتے ہیں اور تجھے سننے آتے ہیں یقیناً شعلہ و شبنم کا آمیختہ تقریر سننے والی ہوتی تھی لیکن ان سب باتوں سے ہٹ کر کہ وہ ایک بے پناہ مقرر ایک شعلہ نوا خطیب۔ بلند کردار صحافی اور ادیب ہونے کے ساتھ ساتھ ایک عاشق رسولؐ تھے اسی پر انہیں فخر تھا

انقلابی نظم

# غلام احمد اگر ہے مسلم تو کوئی کافر نہیں جہاں میں

مولانا عبدالرزاق انقلابی

ہزار ہا فتنے اس جہاں میں بپا ہوئے مٹ گئے فنا ہوئے ہیں
کبھی نشانے میں عقل تجدید سے اور کبھی وہ خطا ہوئے ہیں
عدوِ ختمِ نبوت آئے منافقیں رونما ہوئے ہیں
حقیقتاً اقتصادی چالاکیوں کے ابواب وا ہوئے ہیں
نماز روزہ الگ ہے انکا زکوٰۃ و حج اپنے آستاں میں
غلام احمد اگر ہے مسلم تو کوئی کافر نہیں جہاں میں

ہیں خاتم الانبیاء محمد یہ حق تعالیٰ بتا چکے ہیں
رسالتِ حق کے دشمنوں کو نبی کے عاشق مٹا چکے ہیں
ہوا جو فتنہ مسیلمہ کا صحابہؓ اس کو دبا چکے ہیں
بقاءِ ایماں کی خاطر اپنی عزیز جانیں کٹا چکے ہیں
ہے اہلِ سجین کا اک نمونہ مسیح دجال قادیاں میں
غلام احمد اگر ہے مسلم تو کوئی کافر نہیں جہاں میں

رسول کے نازنیں کی توہین کی نہ آئی حیاء ذرا بھی
حسین جس نے کہ خوں سے اپنے کی دینِ حق کی آبیاری
نمازِ نبوی میں ناز جسکے سے ہو وے نازل رضا الٰہی
بہشت کے سب جوانمردوں کا ہے وہ سردار کربلائی
جہاد و ایمان کی مکمل حسینؓ تصویر ہے زماں میں
غلام احمد اگر ہے مسلمان تو کوئی کافر نہیں جہاں میں

وہ پاک ہستی کہ جسکا خوں ایک دوسرے سے ملا ہوا ہے
وہ سیدہ پاک جسکا پیکر نبیؐ کے خونِ پاک سے بنا ہے
وہ شیرِ مولیٰ لقب ہے جسکا اور انتَ منی جسے عطا ہے
نفوسِ پاکاں کہ جن سے ظاہر رسولِ اقدس کی ہی ردا ہے
وہ ننگِ انسانیت کو آئے تھے دیکھنے بدترین مکاں میں
غلام احمد اگر ہے مسلم تو کوئی کافر نہیں جہاں میں

وہ غنچۂ گلشنِ نبوت نبی جو سردارِ کل نساء ہے
ملائکہ کی نظر بھی نیچی کہ دخترِ ختمِ انبیاء ہے
مثال جسکی ہوئی نہ ہوگی وہ ہمدمِ شاہِ مرتضیٰ ہے
خطاب خاتونِ جنت اسکا وہ امِ حسنینؓ مرحبا ہے
یہ جیم ناپاک واجب القتل بک رہا ہے کچھ اسکی شاں میں
غلام احمد اگر ہے مسلمان تو کوئی کافر نہیں جہاں میں

بڑا ہی گستاخ ہے شقی ہے رذیل و خبث ہے بد زباں ہے
کمینگی گمراہی کی حد ہے یہ بے حیا اور پلید جاں ہے
یہ کرمِ مرزائیت جہنم میں جا رہا میٹ دے نشاں ہے
مٹا دو دنیا سے نامِ مرزا یہ راندۂ ارض و آسماں ہے
میں قوم اپنی کو دیکھتا ہوں وہ کیسے آتر گئی اٹھی ہیں
غلام احمد اگر ہے مسلم تو کوئی کافر نہیں جہاں میں

یہ آدمیت نما شیاطیں کہ جن کی خاطر بنا جہنم
یہ ان صحابہ کے ہیں مشابہ جو تھے نبیؐ کی مجلس میں ہمدم
مرکب اسلام کی عمارت میں جنکی قربانی اور دم خم
جہاد و تبلیغ سے کیا ہے جنہوں نے اونچا ہلالی پرچم
ملیگی کیونکر ہدایت انکو جو آئیں شیطاں کی دوکاں میں
غلام احمد اگر ہے مسلم تو کوئی کافر نہیں جہاں میں

خبر بھی ہے کچھ؟ جو انبیاء تھے وہ گلشنِ دیں کے باغباں تھے
وہ گلزارِ حق کے پاسباں تھے خدا کی باتوں کے رازداں تھے
زباں پہ جنکی تھا حق اترتا جہاد و ایماں کی داستاں تھے
انہی کی کرتا ہے موشگافی جو غیب و حاضر کے نکتہ داں تھے
انہی پہ اسکی زباں درازی کہ جنکا چرچا ہے آسماں میں
غلام احمد اگر ہے مسلم تو کوئی کافر نہیں جہاں میں

وہ ابنِ مریم کہ جسکی تعریف سے ہے لبریز پاک قرآں
وہ جسکی عصمت کی دے رہا ہے گواہی ابتک خدائے یزداں
مدد جو کی روح القدس کی جسکو جو آسماں پر ہے زندہ تاباں
نبیؐ کے روضہ کا مستحق ہے وہ بازوئے اسلام کا ہے دایاں
ہے مرقدِ عیسیٰ خالی ابتک پڑا ہے دجال مرگاں میں
غلام احمد اگر ہے مسلم تو کوئی کافر نہیں جہاں میں

نساءِ عالم میں جیسے بی بی خدا کی وہ برگزیدہ مریم
مطہرہ جسکو بولا رب نے نہ دیکھا تھا جس نے غیر محرم
خدا نے پھونکی تھی روح جس میں بشکل روحِ مسیح اعظم
وہ خاندانِ نبوت آرا ہوئے ہیں جس میں رسول پیہم
یہی ہے کذاب و مفتری مغوی اور ملعون خانداں میں
غلام احمد اگر ہے مسلم تو کوئی کافر نہیں جہاں میں

میں سید ولدِ آدمیت مگر مجھے فخر کچھ نہیں ہے
وہ سرورِ کائنات ہے اور اسی کی خاطر فلک زمیں ہے
وہ آیۂ خاتم النبیین اسکی تخصیص بہتریں ہے
خدا نے بعد اپنے دی فضیلت اسے وہ رحمۃ للعالمینؐ ہے
جو شان اسکی نہ سمجھے کیونکر وہ آئیگا اسکے سائباں میں
غلام احمد اگر ہے مسلم تو کوئی کافر نہیں جہاں میں

کجا وہ احمد امیر سب کا حبیب رب کا مکیں مدینہ کا
کہاں یہ قیدی جو قیدیاں کا غلام پسرِ غلام زادہ
غلام موصوف لغوی احمد صفت ہے معنوی نہیں اے اخی
یہ ترجمہ ہے غلام تعریف کردہ برطانیہ شہی کا
معاندِ حق ہے خود اقرار ہے غلامان و قیدیاں میں
غلام احمد اگر ہے مسلم تو کوئی کافر نہیں جہاں میں

خدا کی حمد و ثنا میں کٹ جاتی عمر ساری ہے انبیاء کی
خدا کے بندوں مجاہدوں کی ملائکہ اور اولیاء کی
جو پاک ہر عیب سے ہے بھلا رجولیت اس خدا کی
تف اے ظلوم و جہول وانیز یہی علامت ہے اتقاء کی
یہی خرافات روز محشر دکھائیگا اپنی داستاں میں
غلام احمد اگر ہے مسلم تو کوئی کافر نہیں جہاں میں
تمہی بتاؤ کہ گالیاں دینا کس کی تہذیب میں روا ہے؟
نبیؐ تھے اخلاق کے مجسم یہی تو ممتاز اک ادا ہے
کبھی نبی نے کسی کی طبیعت پہ ایسا بد تر ستم کیا ہے؟
کہاں خدا نے نہ ماننے والوں کو خنازیر و سگ کہا ہے!
تمہی جلتی ہر زہ سرائی ممکن وہ کر گیا ہے نجس زباں میں
غلام احمد اگر ہے مسلم تو کوئی کافر نہیں جہاں میں
جن الجھنوں سے چھڑانے آتا ہے کوئی ہادی کسی وطن کو
ان الجھنوں میں پھنسانے آیا یہ الٹا مکار روح و تن کو
کبھی خدا ہے کبھی نبی ہے کبھی مجدد سنا سخن کو؟
عجب تضاد اسکے دعووں میں ہے بنایا پر خار ہے چمن کو
ہے فرق دونوں گروہوں میں اسکے جتنا فرق ارض و آسماں میں
غلام احمد اگر ہے مسلم تو کوئی کافر نہیں جہاں میں
لباس کہیں جام ابلیس شیطنت کی پیمبری ہے
تملق و ذلت و غلامی رذالت و کذب و زرگری ہے
فرنگ یاری فریب و مکر و ضلالت و کفر و آذری ہے
نبوت اسکی کتب فروشی جماعت اسکی وہ مشتری ہے
ہے سامریت طریق اسکا ہیں جو کہ بازار اسکے کارواں میں
غلام احمد اگر ہے مسلم تو کوئی کافر نہیں جہاں میں
کبھی سنا ہے یسوع فرضی کی ماں نے فرضی کبھی جنا ہے
کسی مورخ نے اپنی تاریخ میں یہ فرضی نبی لکھا ہے
یہ فرضی پیغمبری کا قصہ نبی فرضی کا معجزا ہے
یہ فرضی اسکی ہے مرضی اپنی بغرض مرض میں رکھا ہے
خدا بھی فرضی ہے تثلیث بھی خود بھی فرضی ہے وضعداریں
غلام احمد اگر ہے مسلم تو کوئی کافر نہیں جہاں میں
بنایا اس نے خدا بخش اپنی کو اپنا معبود در حقیقت
ہوا ہے نسخ جہاد تحریف میں یہ مقصود در حقیقت
خیال اپنے کو وحی سمجھا نہ چھوڑا ہے سود در حقیقت
کہ ہمسر منظر غلط بیانی میں آیا مردود در حقیقت

بڑی ہی تاویل اور تکذیب ہے تضاد اسکے ہر بیاں میں
غلام احمد اگر ہے مسلم تو کوئی کافر نہیں جہاں میں
شہید کیونکر ہوئے صحابہ مسیلمہ گر نبی بنا تھا
بتاؤ سجاح بنت حارث طلیحہ اسود کا جرم کیا تھا
وہ عائشہؓ اور علیؓ کی جنگ میں نبی کا آنا نہ کیوں ہوا تھا
حسینؓ و عثمانؓ کی شہادت میں بال جبریل الجھ گیا تھا
فرنگیوں کی مدد کہاں طرح ہی ہوا یہ آقا دیاں میں
غلام احمد اگر ہے مسلم تو کوئی کافر نہیں جہاں میں
خدا کو غیرت نہ آئی اسوقت جبکہ چنگیزی چھا چکے تھے
ہلاکو خاں نے ستم کیا تو فرشتے رحمت کے جا چکے تھے
ہوا ہوا سپین خالی ہم سے نبی نبوت چھپا چکے تھے
جو آئے ہندوستاں میں انگریز مرزا تب بھی آ چکے تھے
وہ کونسا تھا سبب پہلے جو ہو چکا پیدا اس زماں میں
غلام احمد اگر ہے مسلم تو کوئی کافر نہیں جہاں میں
بہا کو کیوں قتل کر دیا تھا ہوا جو ایران میں نبی تھا
عرب کا قابل ترین احمد جو شاعری کا بڑا دھنی تھا
کلام جسکا سند ادب کی وہ شاعر فی البدیہہ بھی تھا
نبی نہ عربوں نے اسکو مانا غلام احمد تو عجمی تھا
وہ کونسی خوبی تھی نہ ان میں جو ختم ایمان ذیم جاں میں
غلام احمد اگر ہے مسلم تو کوئی کافر نہیں جہاں میں
نہ کوئی خیر القروں میں حضرتؐ کے بعد کر سکتا تھا جو
نہ یار غار نبی کا حق تھا نہ کاتب وحی کو مہارت
خدا کا ہمراز نے فاتح کل حیا و ایمان کو نہ جرأت
ولی امام فقیہ و غوث و حکیم و اصحاب کی نہ قسمت
یہ مکر زائی تھی ام شر القرون کی قسمت کے کہکشاں میں
غلام احمد ہے اگر ہے مسلم تو کوئی کافر نہیں جہاں میں
علیؓ و عثمانؓ عمرؓ ابوبکرؓ جو محمدؐ کے جانشیں ہیں
نزول جبریل دیکھتے تھے جو روز وہ تو نبی نہیں ہیں
بتاؤ آیات یا روایات بعثت مرزا کی کہیں ہیں
ہوا ہے گلزار دیں مکمل یہ فلسفہ پرداز ننگ دیں ہیں
خدائے ذلیل و مجبور کا ہے عذاب سب نار جاوداں میں
غلام احمد اگر ہے مسلم تو کوئی کافر نہیں جہاں میں
نشانی نہ کوئی ٹھیک اتری وہ بے نکاح محمدی ہے
یہ سحر و باطل کے مجموعے میں لکھو کہا گنتی دقیقی ہے

زیادہ دس لاکھ سے خرافات وقت اپنے کا سامری ہے
سقر میں اوندھا گرا ہے گمراہ جسکا کردگی ہے
سزا گناہ عظیم کی پا رہا ہے وہ آتش تپاں میں
غلام احمد اگر ہے مسلم تو کوئی کافر نہیں جہاں میں
وہ ڈھول کا پول مرتے وقت تھی غلاظت بریں میں
یہی نشانی جو ہیضہ کی ہے بڑی نشانی ہے اسکے تن میں
کسی نبی کو نصیب ایسی ہوئی تھی ذلت کبھی کفن میں
مسیح موعود کا یہی خاتمہ ہوا اس کے مرد و زن میں
وہ خبث باطن نکل رہا تھا قلم کا منہ کے کھلے نشاں میں
غلام احمد اگر ہے مسلم تو کوئی کافر نہیں جہاں میں
نبی کے مسکن میں کوئی مرتد نہ جال اپنا بچھا سکیگا
مدینہ طیبہ میں منحوس پاؤں کو وہ نہ لا سکے گا
اگرچہ سرمایہ دار دجال ہو مگر وہ نہ آ سکے گا
یہی سبب ہے نہ پہنچا موذی تو کیسے جنت میں جا سکیگا
بچھائے کیونکر خبیث کانٹے رسول خاتم کے گلستاں میں
غلام احمد اگر ہے مسلم تو کوئی کافر نہیں جہاں میں
یہ تخم فتنہ اگا ہوا ہے مراق نشو و نما ہوا ہے
فرنگی خود کاشتہ ہے پودا خباثتوں سے پھلا ہوا ہے
ہیں جتنے بدکار کی کتابیں گروہ مفسد تنا ہوا ہے
یہ باد فتنہ چلی ہے ایسی کہ باغ وحدت جھڑا ہوا ہے
جو قتل کر دیتے فتنہ گر کو بہار و فصل آتی کیوں خزاں میں
غلام احمد اگر ہے مسلم تو کوئی کافر نہیں جہاں میں
ثنا خدا کی عطا خدا کی وہ دونوں امرتسری ہیں شہیر
دیا ہے آب حیات ملت کو جوں کہ امرتسر انکا مولد
ظفر علی خاں ظفر بمیداں زباں مجاہد قلم مجاہد
غلام نانی غلام انگلیز کرم در گور و خون فاسد
چلا رہا ہے یہ کرم الحاد و زندقہ گورو کی اماں میں
غلام احمد اگر ہے مسلم تو کوئی کافر نہیں جہاں میں
نہ فرق کچھ تیرا اور کہاں میں نہ فرق ہے پیر اور جواں میں
نہ بدھ اچھوت اور جین مت میں نہ فرق ادیان میں اور گیاں میں
نصاریٰ ہندو بھی ہیں مطلقاً نہ فرق تثلیث اور تیاں میں
یہودی زرتشتی بالمیکی یہ پارسی سکھ ہیں کس گماں میں
صنم صنم کے پجاری بیچارے کیوں پڑے ہیں بحث و اذکاں میں
غلام احمد اگر ہے مسلم تو کوئی کافر نہیں جہاں میں

صدیق آباد ربوہ کی ڈائری

# حضرت امیر مرکزیہ کی تشریف آوری
# قادیانی اجتماعات پر پابندی لگ گئی
# قادیانی مینارہ تعمیر کر رہے ہیں

نمائندہ ختم نبوت

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے امیر حضرت قبلہ خواجہ خواجگان مولانا خان محمد صاحب دامت برکاتہم العالیہ ۱۲ اکتوبر بروز ہفتہ کو بذریعہ چناب ایکسپریس ربوہ ریلوے اسٹیشن پر اترے تو حضرت کا والہانہ استقبال کیا گیا فضا ختم نبوت زندہ باد، قائد تحریک ختم نبوت مولانا خان محمد صاحب زندہ باد سے گونج اٹھی حضرت الامیر مولانا خان محمد صاحب مسجد محمدیہ میں تشریف لائے اور بڑی رقت آمیز دعاء کرائی۔ دعاء کے بعد حضرت الامیر دامت برکاتہم العالیہ مدرسہ ختم نبوت مسلم کالونی تشریف لائے۔ وہاں ایک اہم اجلاس حضرت کی صدارت میں ہوا جسمیں جماعت کے مبلغین کے علاوہ، فیصل آباد، جھنگ، لوٹیہ، سرگودھا، شیخوپورہ اور چینوٹ کے بہت سے علمائے کرام نے شمولیت فرمائی حضرت الامیر نے کانفرنس کے انتظامات کا جائزہ لیا اور مولانا عبدالواحد صاحب نے تمام کارگزاری سنائی۔ حضرت اقدس نے مزید ہدایات فرمائی اور اجلاس میں ایک قرارداد کے ذریعہ حکومت سے مطالبہ کیا گیا کہ قادیانیوں کے تمام اجتماعات پر فوراً پابندی لگائی جائے اور انہیں کسی قسم کی تبلیغ کی اجازت نہ دی جائے۔

حضرت الامیر کی خدمت اقدس میں مبلغین ختم نبوۃ نے ایک الگ ملاقات کی جسمیں مبلغین کی طرف سے مولانا قاضی اللہ یار خان نے حضرت کی خدمت میں درخواست کی کہ آپ ہمارے تاز یست امیر ہماری سرپرستی فرماتے رہیں حضرت اقدس نے نہ صرف یقین دلایا بلکہ خوشخبری سنائی کہ انشاء اللہ آپ جس طرح چاہتے ہیں ویسا ہی ہوگا جملہ مبلغین نے اس بات پر مسرت کا اظہار فرمایا

حضرت الامیر دامت برکاتہم العالیہ نے مسلم کالونی ربوہ میں نو تعمیر شدہ بلڈنگ کا افتتاح بھی فرمایا اور اس بلڈنگ کا نام "امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری ہال" رکھا حضرت الامیر کے استقبال کرنے والوں میں صاحبزادہ مولانا محمد عابد صاحب صاحبزادہ طارق محمود جناب قاضی فیض صاحب لوٹیہ، قاری محمد ابراہیم صاحب فیصل آباد، مولانا قاضی اللہ یار خان، مولانا حافظ احمد بخش، مولانا حافظ عبدالواحد، مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی، مولانا محمد اقبال ظفر، چوہدری محمد شفیع مولانا محمد اکرم طوفانی، قاری محمد یاسین صاحب قاری محمد ادریس صاحب، مولانا محمد طفیل ارشد، مولانا محمد اسماعیل عاصم، راقم الحروف شبیر احمد عثمانی، قاری عبدالستار، مستری نیک محمد، محمد احمد صاحب، چوہدری انوار الحق صاحب، مولانا غلام حسین صاحب و دیگر بیسیوں کارکنوں نے استقبال اور اجلاس میں شرکت کی قبل ازیں مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان کے ناظم اعلیٰ مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری بھی تشریف لائے اور جماعت کے مبلغین حضرات کو ہدایات جاری فرمائیں اور تبلیغی دوروں کے متعلق ڈیوٹیاں لگائیں بعد ازاں ناظم اعلیٰ صاحب سیالکوٹ کے دورہ پر چلے گئے۔

---

مجلس تحفظ ختم نبوت صدیق آباد (ربوہ) کے رہنما اور جامع مسجد محمدیہ ربوہ کے انچارج قاری شبیر احمد عثمانی نے حکومت سے مطالبہ کیا ہے کہ قادیانی اپنی عبادت گاہ "بیت المبارک" ربوہ میں ڈیڑھ سو فٹ اونچا اسلامی طرز کا مینارۃ المسیح کے نام سے ایک مینار تعمیر کر رہے ہیں اور اس مینارہ کی بنیادیں مکمل ہو چکی ہیں۔ قادیانی آئین پاکستان کی رو سے اور قرآن حدیث کی رو سے کافر و مرتد ہیں۔ انہیں یہ حق حاصل نہیں کہ وہ مسلمانوں کے جذبات مجروح کریں اور قادیانیوں کی یہ بھی ایک سازش ہے کہ اسلامی طرز کا مینارہ تعمیر کر کے سادہ لوح مسلمانوں کو دھوکہ دیں قاری شبیر احمد عثمانی نے حکومت سے مطالبہ کیا ہے کہ قادیانیوں کو اسلامی طرز کا مینارہ بنانے سے روک دیا جائے۔

---

نمائندہ ختم نبوت، مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان کے ناظم اعلیٰ مولانا عزیز الرحمٰن صاحب جالندھری نے اپنے اخباری بیان میں حکومت کے اس فیصلہ کا خیر مقدم کیا ہے جس میں قادیانیوں کے خدام الاحمدیہ اور انصار اللہ کے اجتماعات پر پابندی لگائی گئی ہے۔ مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان کے ناظم اعلیٰ مولانا عزیز الرحمٰن صاحب جالندھری نے مطالبہ کیا ہے۔ کہ قادیانیوں کے سالانہ جلسہ پر بھی پابندی عائد کی جائے۔ چونکہ قادیانی صدارتی آرڈیننس کے تحت کوئی ایسا اجتماع نہیں کر سکتے۔"

# ایک قادیانی کے پانچ سوال اور ان کا جواب

تحریر: ندیم رانا

## اعتراض ۵

ثابت کریں کہ عیسیٰ علیہ السلام آسمان پر جسم عنصری کے ساتھ زندہ موجود ہیں۔

## جواب

میں قادیانی معترض سے پوچھتا ہوں وہ ثابت کرے اور دکھائے جہاں لکھا ہو کہ

"عیسیٰ ابن مریم علیہما السلام جسم عنصری کے ساتھ زندہ آسمان پر موجود نہیں ہیں"

ہمارا دعویٰ ہے کہ کوئی قادیانی یہ الفاظ قرآن اور حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم سے نہیں دکھا سکتا ہیچ پیچ اور تاویلات رکیکہ کا سہارا لینے کی کوشش نہ کریں بلکہ خط کشیدہ الفاظ قرآن و حدیث میں دکھائیں۔

۲۔ تاہم جہاں تک قادیانی معترض کے اس اعتراض کا تعلق ہے کہ وہ جسم عنصری کے ساتھ آسمان پر موجود نہیں ہیں۔ میں مختصراً اس مسئلہ پر ذیل روشنی ڈالتا ہوں اللہ تعالیٰ نے فرمایا:۔

وما قتلوہ یقیناً بل رفعہ اللہ الیہ وکان اللہ عزیزاً حکیما ط

"انہوں نے یقینی طور پر انہیں قتل نہیں کیا بلکہ اسے اللہ نے اپنی طرف اٹھا لیا اور بیشک اللہ زبردست حکمت والا ہے۔

۱۔ یہودی کہتے ہیں نے حضرت عیسیٰ ابن مریم کو سولی پر لٹکوا دیا اور اس کی لاش کو دفن کر دیا گیا

۲۔ عیسائی کہتے ہیں کہ واقعی انہیں سولی بھی دی گئی، دفن بھی کیا گیا لیکن تیسرے دن وہ دوبارہ زندہ ہو کر باہر نکلے اور بادل پر سوار ہو کر آسمان پر چلے گئے۔

اللہ تعالیٰ نے یہودیوں اور عیسائیوں کے غلط عقائد کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ نہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو قتل کیا گیا اور نہ انہیں سولی دی گئی بلکہ جس کو وہ قتل کرنا چاہتے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے اسی کو اپنی طرف اٹھا لیا۔ سوال یہ ہے کہ یہودی کس کو قتل کرنا چاہتے تھے؟

جسم کو ——— یا روح کو

ظاہر ہے کہ قتل کا اطلاق جسم پر ہوتا ہے روح پر نہیں ——— لہٰذا جس کو وہ قتل کرنا چاہتے تھے۔ اس کو یقیناً انہوں نے قتل نہیں کیا اور جس کو وہ صلیب پر لٹکانا چاہتے تھے یقیناً اسے وہ سولی پر نہ لٹکا سکے بلکہ اسی روح اور جسم کے مجموعہ کو اللہ تعالیٰ نے اپنی طرف اٹھا لیا اور اللہ تعالیٰ نے انہیں اوپر اٹھا کر حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے کیا گیا یہ وعدہ پورا کر دیا۔

ومطہرک من الذین کفروا

اور ان یہود سے تجھے پاک کرنے والا ہوں۔

اللہ تعالیٰ کا یہ وعدہ روح اور جسم دونوں کے مجموعے سے ہے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ جن کے بارے میں بقول مرزا غلام احمد قادیانی، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے علم قرآن کی زیادتی کی دعا فرمائی تھی۔ (دیکھئے ازالہ اوہام مصنفہ مرزا صاحب ص۲۴۷ طبع اول) اس کی تشریح یوں فرماتے ہیں:۔

فاجتمعت الیہود علیٰ قتلہ فاخبرہ اللہ بانہ سیرفعہ الی السماء و یطہرہ من صحبۃ الیہود

(نسائی وابن مردویہ ذکرہ فی السراج المنیر)

یعنی یہود حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو قتل کرنے کے لیے جمع ہوئے اس وقت اللہ تعالیٰ نے حضرت عیسیٰؑ کو خبر دی کہ میں تجھے آسمان پر اٹھاؤں گا اور کفار یہود کی صحبت سے پاک رکھوں گا" وہ وعدہ اللہ نے آسمان پر اٹھا کر پورا کر دیا۔

## قادیانی عقیدہ

مرزا غلام احمد قادیانی کے پیروکار حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو اس لیے مارنے پر تلے ہوئے ہیں۔ تاکہ کہ

طرح "مرزا غلام احمد قادیانی مسیح موعود بن جائے۔ اور اس لیے انہوں نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بارے میں ایک بالکل نئی راہ نکالی کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام

۱۔ یہودیوں کے حوالے ہوئے
۲۔ انہیں تازیانے بھی لگائے گئے۔
۳۔ گالیاں بھی انہیں دی گئیں
۴۔ طمانچے بھی انہیں مارے گئے۔
۵۔ ہنسی اور ٹھٹھا بھی ان کا اڑایا گیا
۶۔ اور بالآخر صلیب پر بھی چڑھایا گیا۔

جیسے مرزا صاحب نے یوں لکھا ہے

" پھر بعد اس کے مسیح ان یہود کے حوالے کیا گیا، تازیانے لگائے گئے، گالیاں سننا، طمانچے کھانا، ہنسی اور ٹھٹھے میں اڑائے جانا، اس نے دیکھا آخر صلیب پر چڑھادیا"

(ازالہ اوہام ص۳۸۹ طبع اول)

مرزائی اور قادیانی حضرات کا یہ غیر اسلامی نظریہ اللہ تعالیٰ کے حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے کیے گیے اس وعدے کے خلاف ہے۔

ومطہرک من الذین کفروا
اور میں تجھے کافروں سے پاک کرنے والا ہوں۔

جس عیسیٰ علیہ السلام کو یہودیوں نے پکڑ لیا ہو تازیانے اور طمانچے بھی مارے گئے ہوں جس کا ٹھٹھہ اڑایا گیا ہو۔ جسے صلیب پر چڑھادیا گیا ہو اور اس سے اللہ تعالیٰ نے یہ وعدہ بھی کیا ہو کہ میں تجھے کافروں سے پاک کرنے والا ہوں "کیا یہ وعدۂ خداوندی کی تکذیب نہیں ہے؟ یقیناً تکذیب ہے۔ الغرض یہودیوں اور عیسائیوں کا عقیدہ بھی غلط اور قادیانیوں کا عقیدہ بھی غلط ——— صحیح بات وہی ہے جسے اللہ تعالیٰ نے بیان فرمایا

بل رفعہ اللہ الیہ وکان اللہ عزیزا حکیما ط

کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں اٹھالیا اور اللہ زبردست حکمت والا ہے۔

۲۔ قادیانی حضرات جب یہاں لاجواب آجاتے ہیں۔ تو فوراً کہہ دیتے ہیں۔ کہ رفع سے مراد "عزت کی موت" ہے ——— اور ساتھ ہی یہ بھی کہہ دیتے ہیں کہ وہ یہودیوں کے نرغے سے نکل کر کشمیر بھاگ گئے تھے اور بقیہ ساری عمر انہوں نے وہیں گوشۂ گمنامی میں گذار دی۔ وہیں مرے وہیں ان کی قبر ہے ——— یہ نظریہ بھی قرآن کے خلاف ہے کہ وہ ڈر اور خوف کے مارے اپنی جان بچا کر وہاں سے بھاگ گئے اور فرائض نبوت کو ناتمام اور ادھورا چھوڑ گئے ——— ایک نبی کے لیے اس سے بڑی ذلت اور رسوائی اور کیا ہو سکتی ہے (معاذ اللہ)

۳ اس کے بعد مرزائی کہتے ہیں کہ رفع سے مراد "روح اٹھائی گئی ہے" جبکہ ہر نیک آدمی کی روح اوپر یعنی "اعلیٰ علیین" میں جاتی ہے اس میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی ہی کیا خصوصیت ہے۔

۴ پھر مرزائی کہتے ہیں کہ رفع سے "رفع درجات" مراد ہے ——— لیکن وہ اللہ کے نبی ہیں کیا نبوت سے بڑا درجہ بھی کوئی ہے؟ ان کا تو پہلے ہی درجہ بلند ہے۔

پھر کہتے ہیں کہ جسم عنصری کے ساتھ کوئی آسمان پر نہیں جا سکتا ——— لیکن موسیٰ علیہ السلام کیسے آسمان پر چلے گئے اور اب تک وہاں کیسے زندہ ہیں (معراج میں پہلے تک جا کا ہوں وہاں دیکھ لیں)

پس ثابت ہوا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام زندہ آسمان پر موجود ہیں اور احادیث کے مطابق وہ قیامت کے نزدیک دوبارہ نازل ہوں اور قرآن پاک کی یہ پیشگوئی کہ وانہ لعلم للساعۃ (کہ عیسیٰ قیامت کی نشانی ہیں) ضرور بالضرور پوری ہو کر رہے گی۔

## میری نظر میں

آپ کا اور تمام مسلمانوں کا ہفت روزہ ختم نبوت بہترین ٹائیٹل اور بہترین مضامین سے آراستہ جس میں قادیانیوں اور بیرون ممالک اور اپنے ملک کی خبریں شائع ہوتی ہیں۔ ایک اچھا رسالہ ہے۔ اس کے علاوہ اس میں اخبار ختم نبوت کے نام سے جس میں قادیانیوں کی سازشوں اور ملک میں جو قادیانی بدعنوانی پھیلارہے ہیں۔ اس کا پتہ چلتا ہے۔ مجھے یہ رسالہ بے حد پسند آیا۔ اور انشاء اللہ میں مزید کافی لوگوں کو اس کا خریدار بناؤں گا۔

پہلا رسالہ مجھے آپ کے رفقار خلیل احمد گوہر نے مجھے دیا اور مجھے پسند آیا۔ انشاء اللہ میں اور دوسرے دوستوں کو بھی اس کی اشاعت بڑھانے اور ہفت روزہ ختم نبوت کے ساتھ تعاون کرنے کی دعوت دوں گا۔ میری یہ دعا ہے کہ اس میں جو بھی کام کر رہے ہیں۔ دن اور رات اللہ تعالیٰ ان کو محنت کا صلہ عطا فرمائے۔ اور ان کی خدمت کو قبول فرمائے

احترام شمسی کراچی

## وفد ختم نبوت کی حضرت ڈاکٹر محمد عبدالحی صاحب عارفی مدظلہ سے ملاقات

مجلس تحفظ ختم نبوت کا سہ رکنی وفد جو مولانا، محمد یوسف لدھیانوی، عبدالرحمٰن یعقوب باوا اور مولانا منظور احمد الحسینی پر مشتمل تھا برطانیہ خلیجی ریاستوں کے ۳ ماہ کے تبلیغی دورے اور حج بیت اللہ کے بعد وطن پہنچتے ہی دوسرے حضرت ڈاکٹر محمد عبدالحی صاحب مدظلہ، خلیفہ مجاز حضرت حکیم الامت مولانا محمد اشرف علی تھانوی نور اللہ مرقدہٗ کی خدمت میں عصر کے بعد حاضری دی حضرت مولانا لدھیانوی نے فرمایا کہ ہمارے انگلینڈ جانے سے وہاں کے مسلمانوں میں بیداری ہوئی عالمی ختم نبوت کانفرنس منعقدہ ۴ اگست ۱۹۸۵ء بالھم اور بریڈ فورڈ میں قادیانیوں کے جلسے کی ناکامی کی روداد سنائی حضرت عارفی مدظلہ نے فرمایا آپ حضرات کے آنے سے جی خوش ہو گیا اللہ تعالیٰ اخلاص نیت اور جذبہ ایثار سے مالامال فرمائے اعانت و نصرت اور شرف قبولیت سے نوازے پھر فرمایا

باقی صفحہ ۱ پر

# اخبارِ ختمِ نبوت

## مولانا سید ممتاز الحسن شاہ کا تبلیغی دورہ

کنری (نمائندہ ختم نبوت) مجلس تحفظ ختم نبوت کے مبلغ مولانا سید ممتاز الحسن شاہ گیلانی نے گزشتہ دنوں کنری ضلع تھرپارکر دورہ کیا۔ یہاں انہوں نے دو ہفتے قیام کیا۔ جمعہ کے خطبات کے علاوہ روزانہ بخاری مسجد میں درس قرآن پاک دیا۔ وہ نبی سر بھی گئے جہاں ربوہ کانفرنس سے متعلق احباب سے ملاقاتیں کیں علاوہ ازیں ٹاہلی اور میرپور خاص کا بھی دورہ کیا۔

## ختم نبوت کے عالمی وفد کی متحدہ عرب امارات میں اہم شخصیتوں سے ملاقاتیں

### وفد نے جمعیۃ اہل السنۃ والجماعۃ للدعوۃ والارشاد کے زیر انتظام منعقدہ ختم نبوت کانفرنسوں سے خطاب کیا

اہل السنت والجماعت للدعوۃ والارشاد کے رہنماؤں مولانا خلیل احمد ابوظہبی، مولانا عبدالقدوس العین نے بھی تقریریں کیں۔ ابوظہبی میں پانچ روزہ عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس ہوئی۔ جس کا آخری اجلاس مرکز پاکستان میں منعقد ہوا۔ جس میں جمعیت اہل السنت کے سرپرست اعلیٰ مولانا محمد اسحاق خان، امیر مولانا محمد ہارون اسلام آباد کی نے صدارت اور خطبہ استقبالیہ پیش کیا۔ جبکہ جمعیۃ کے جنرل سیکرٹری مولانا خلیل احمد ہزاروی، ناظم نشریات مولانا اشتیاق حسین عثمانی، جمعیت کے خازن جناب محمد رفیق صابری، عالمی وفد ختم نبوت کے قائد مولانا محمد یوسف لدھیانوی، جناب عبدالرحمٰن یعقوب باوا مدیر ختم نبوت اور مولانا منظور احمد الحسینی نے خطاب کیا۔ اجتماعات میں عامۃ المسلمین کے علاوہ وہاں کے دانشوروں اور اہل علم طبقے نے بھی شرکت کی۔ کانفرنسوں میں عقیدۂ ختم نبوت کی اہمیت اور امت مسلمہ کی ذمہ داری کے موضوع پر تقریریں ہوئیں

یہاں کی جمعیۃ اہل السنۃ والجماعت للدعوۃ والارشاد نے مختلف شہروں کی بڑی مساجد میں دس روزہ ختم نبوت کانفرنسوں کا اہتمام کیا۔ کانفرنسوں اور خصوصی مجالس میں

تقاریر کے علاوہ عالمی وفد ختم نبوت نے وہاں کی مشہور شخصیات سے ملاقاتیں کیں۔ جن میں فضیلۃ الشیخ احمد عبدالعزیز چیف جسٹس متحدہ عرب امارات، فضیلۃ الشیخ عبدالجبار محمد الماجد وزیر مذہبی امور، فضیلۃ الشیخ عمر محمد المدفع ڈائریکٹر جنرل مذہبی امور و اوقاف شارجہ، فضیلۃ الشیخ السید علی الہاشمی مشیر خاص صدر متحدہ عرب امارات، الشیخ سید محمد محمد سالم الندر سیکرٹری وزارت مذہبی امور و اوقاف ابوظہبی، شیخ سلامہ احمد برکات نمائندہ مرکزی دعوت و ارشاد دبئی، شیخ صالح الرئیس رکن اساسی رابطہ عالم اسلامی و سیکرٹری جنرل جمعیۃ اصلاح و ترجیہ الاجتماعی الشیخ قاضی علی بن صالح المحریتی شارجہ الشیخ قاضی عبدالعزیز الحمیر کے علاوہ پاکستانی سفارت خانہ کے ناظم الامور شامل ہیں۔

دبئی (نمائندہ ختم نبوت) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے وفد نے متحدہ عرب امارات کے دورے کے دوران متعدد کانفرنسوں خطاب کیا۔ اس وفد میں مولانا محمد یوسف لدھیانوی، جناب عبدالرحمٰن یعقوب باوا اور مولانا منظور احمد الحسینی شامل تھے۔ ابتداء میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی نائب امیر مولانا مفتی احمد الرحمٰن وفد کے قائد تھے۔ جو چند ہفتے وہاں قیام کے پیچھے پاکستان پہنچے۔ بعد میں مولانا محمد یوسف لدھیانوی کی قیادت میں عالمی وفد مختلف شہروں کے دورے پر رہا۔ ابوظہبی سے آمدہ اطلاعات کے مطابق وفد نے "العین" میں مختلف مقامات پر ختم نبوت کانفرنسیں کیں۔ جہاں سب سے بڑے اجتماعات بلدیہ جامع مسجد اور سانگل جامع مسجد میں ہوئے جن میں ہزاروں افراد نے شرکت کی۔ ان کانفرنسوں جمعیۃ

## ڈاکوؤں کا مرزائیوں کی گوٹھ پر حملہ،

## بیٹا اغوا باپ زخمی

کراچی (ختم نبوت رپورٹ) سکرنڈ کے نزدیک سات آٹھ ڈاکوؤں نے مرزائیوں کے گوٹھ پر حملہ کر کے ایک مرزائی لیاقت کو اغوا کر لیا۔ عبدالغفور نامی اس کا والد اپنی لائسنس یافتہ بندوق سے، ان کا مقابلہ کرنے لگا تو ڈاکوؤں نے اسے فائر کر کے زخمی کر دیا اور اسکی بندوق چھین کر فرار ہو گئے لیاقت کی واپسی کیلئے انہوں نے کئی لاکھ روپے کا مطالبہ کیا ہے۔

# ظفر اللہ قادیانی نے خطۂ کشمیر کو مسلمانوں سے چھین کر بھارت کے حوالے کیا ہے، ملک منظور الٰہی

## افغانستان سے تعلقات کے بگاڑ میں اس کا ہاتھ ہے، لیاقت علی خان کے قتل میں ظفر اللہ ملوث ہے

سیالکوٹ (نمائندہ ختم نبوت) مجلس تحفظ ختم نبوت کی مرکزی شوریٰ کے رکن اور سیالکوٹ کے امیر ملک منظور الٰہی نے ایک بیان میں کہا ہے کہ پاکستان فورٹ آف اسلام مسلمانوں کا ملک ہے۔ اور یہاں جو بھی حکومت ہوگی۔ وہ مسلمانوں کی ہی حکومت ہوگی۔ اسے مسلمانوں نے ہی لاکھوں جانوں، عصمتوں اور مالی قربانیوں سے بنایا ہے۔ جبکہ ظفر اللہ قادیانی مرتد مرزا غلام احمد قادیانی مرتد کے بیٹے اور قادیانی مرتدوں کے دوسرے سربراہ مرزا بشیر الدین نے اپنے الہام مورخہ ۵/۴/۱۹۴۷ء کے مطابق پاکستان کی مذہبی طور پر مخالفت کی اور اپنے اخبار الفضل میں شائع کر دیا۔ کہ گاندھی جی آئے ہیں۔ اور میرے ساتھ چارپائی پر بیٹھنا چاہتے ہیں۔ اس کی تعبیر میں کہا۔ کہ ہم چاہتے ہیں۔ کہ اکھنڈ ہندوستان رہے۔ ہندوستان کی تقسیم ہو کر پاکستان نہ بنے۔ اور اگر پاکستان بن گیا تو پاکستان عارضی ہوگا۔ ہم کوشش کریں گے کہ جلد سے دوبارہ ہندوستان کے ساتھ متحد کر کے اکھنڈ ہندوستان بنا دیں۔ چنانچہ گورداسپور کے بارے میں ایڈ کلف کمیشن کے سامنے پاکستان کے وکیل ظفر اللہ قادیانی مرتد اور مرزائی وکیل بشیر احمد کے یہ کہنے پر کہ ہم مسلمانوں کے نزدیک کافر اور غیر مسلم ہیں۔ اور مسلمان ہمارے نزدیک کافر ہیں۔ قادیان کو آزاد ریاست تسلیم کیا جائے غیر مسلموں کی تعداد مسلمانوں سے بڑھ گئی اس بنا پر مسلمانوں کی اکثریت والے ضلع کی شکر گڑھ کے سوا سب تحصیلیں ہندوستان میں چلی گئیں اور کشمیر بھی ظفر اللہ مرتد نے ہندوستان کو دے دیا۔ کیونکہ پٹھانکوٹ کے راستہ سے کشمیر تک پہنچنے کے قابل بنا دیئے گئے۔ اس سے ثابت ہے کہ کشمیر مسلمانوں کے ہاتھ سے ظفر اللہ مرتد نے چھین کر ہندوستان کے حوالہ کر دیا۔ انہوں نے کہا کہ ظفر اللہ مرتد نے اپنی وزارت خارجہ کے زمانہ میں نعمت اللہ اور عبداللطیف قادیانی مرتد کو افغانستان میں قادیانیت کی تبلیغ پر سنگسار کیے جانے کا بدلہ لینے کے لیے افغانستان سے تعلقات بگاڑے رکھے تاکہ افغانستان اور پاکستان کی جنگ چھڑ جائے تو افغانستان کے مسلمانوں سے قادیانی مبلغوں کو سنگسار کرنے کا بدلہ لے سکے۔ چنانچہ ظفر اللہ مرتد کی کوشش اب تک کامیاب چلی آ رہی ہے۔ اور اب روس کی مدد سے افغانستان اپنے اور پاکستان کے مسلمانوں دونوں کو قتل اور تباہ کرنے کے لیے ہر روز پاکستان پر بمباری کرتا ہے۔ اور پاکستان کے مسلمانوں کو قتل کر رہا ہے۔ تاکہ پاکستان بھی افغانستان کے مسلمانوں کو قتل کرنا شروع کر دے، تاکہ قادیانی مرتد خوش ہو کر چراغاں کرتے رہیں۔ نیز آتش فشاں رسالہ میں ظفر اللہ مرتد کا چھپا ہوا انٹرویو ثابت کرتا ہے کہ خان لیاقت علی خان صاحب شہید کا قتل بھی ظفر اللہ مرتد نے کرایا تھا۔ کیونکہ جس جلسہ لیاقت باغ راولپنڈی کی تقریر شروع ہونے سے قبل خان لیاقت علی خان صاحب کو گولی ماری گئی۔ اس میں سب سے پہلے انہوں نے ظفر اللہ قادیانی مرتد کو وزارت خارجہ سے نکالنے کا ہی اعلان کرنا تھا۔ اب پاکستان میں قادیانی شکل سے ۲.۲ لاکھ کی غیر مسلم اقلیت ہے۔ اور مسلمان ۸ کروڑ ہیں۔ اس کے باوجود ۸۲/۲/۱۶ کو قادیانی مرتدوں نے مولانا محمد اسلم قریشی مبلغ ختم نبوت پاکستان

## ربوہ تعلیم الاسلام ہائی سکول میں

### ایک قادیانی غنڈے کی تازہ غنڈہ گردی

ربوہ (نمائندہ ختم نبوت) گورنمنٹ تعلیم الاسلام ہائی سکول کے پی ٹی آئی طالب حسین پر ایک قادیانی غنڈے نے سکول ٹائم میں حملہ کیا۔ ان کا گریبان پکڑ کر تھپڑ مارا۔ سکول کے چوکیدار نے مداخلت کی تو اسے بھی مارا پیٹا۔ اسی دوران چوکیدار ملک خضیر کی کلائی گھڑی بھی گم ہو گئی۔ یہ سب کچھ چند منٹوں میں ہوا۔ واقعہ یوں ہے کہ پی ٹی آئی صاحب سکول میں راؤنڈ کر رہے تھے۔ کہ ایک قادیانی سکول میں داخل ہو کر کلاسوں میں پھرنے لگا۔ طالب صاحب نے منع کیا تو اس نے جانے سے انکار کر دیا اور لڑنے لگا۔ چنانچہ طالب صاحب نے جھڑکا تو وہ ہاتھا پائی پر اتر آیا۔ سکول کے چوکیدار نے اسے پکڑا تو اسے بھی زدوکوب کیا اور نہایت چالاکی سے فرار ہو گیا۔ یہ سارا واقعہ ۸½ بجے دوران سکول ٹائم انجام پذیر ہوا۔ یہ غنڈہ گردی کسی فرد واحد کی نہیں۔ بلکہ ایک منظم سازش ہے۔ کہ مسلمانوں کو مشتعل کیا جائے۔ اور ملک کے امن کو تہہ و بالا کیا جائے۔ اس غنڈہ گردی کا آر ایم صاحب ربوہ نے فوراً نوٹس لیا اور ملزم کے خلاف زیر دفعہ ۱۸۹/۳۵۲ پرچہ درج ہوا اور ملزم کی دوسرے روز ضمانت بھی ہو گئی۔ اب قادیانی اساتذہ مذکورہ کے خلاف الزام تراشیاں کر کے انہیں بدنام کرنے میں مصروف ہیں۔ تاکہ پرچہ واپس یعنی خارج ہو جائے یا مدعی کیس نہ لڑ سکے۔ بفضلہ تعالیٰ مسلم اساتذہ ختم نبوت کے تحفظ میں ہر قسم کی قربانی دینے کے لئے تیار ہیں۔

تعارف و تبصرہ

# الفاروق (عربی)

المشرف العام: شیخ الحدیث مولانا محمد سلیم اللہ خان صاحب۔
رئیس التحریر: مولانا محمد عادل خاں۔
صفحات: ۸۸ سالانہ چندہ ۳۰ روپے
ناشر: جامعہ فاروقیہ کراچی ۲۵

حضرت فاروق اعظم سیدنا عمر بن الخطاب کا مشہور قول ہے۔

تعلموا العربیہ فانھا من دینکم

کہ عربی زبان سیکھو اس لئے کہ اس کے ذریعے دین کی معرفت حاصل ہوتی ہے۔ عربی زبان کی دینی اہمیت و ضرورت کا جہاں تک تعلق ہے۔ تو بلا شبہ حضرت فاروق اعظمؓ کا یہ جملہ بالکل صحیح اور درست ہے قرآن و سنت اور فقہ کا علم اور ان کی اشاعت یقیناً عربی زبان کی معرفت پر ہی موقوف ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمارے اکابر علماء و سلف کو جزائے خیر عطا فرمائے کہ جن کی حکیمانہ کوششوں اور کاوشوں کے نتیجہ میں آج برصغیر ہی میں نہیں بلکہ دنیا کے مختلف براعظموں میں اسلامی و عربی مدارس و مراکز سرگرم عمل ہیں۔ ان مدارس میں عربی زبان اور عربی ادب پر جو ناقابل فراموش محنت ہو رہی ہے۔ وہ یقیناً اہل علم حضرات کے نزدیک قابل قدر ہے۔ عربی زبان کی اشاعت میں ہمارے اکابر نے جو خدمات انجام دی ہیں۔ وہ آسمان علم پر درخشندہ ستاروں کی مانند ہیں شیخ الادب مولانا اعزاز علیؒ، امام العصر علامہ مولانا انور شاہ کشمیریؒ مولانا خلیل احمد محدث سہارنپوریؒ، مولانا ظفر احمد عثمانیؒ وغیرہم کی عربی زبان میں ضخیم تصنیفات عربی ادب سے وابستہ افراد کے لئے نشان راہ ہیں۔

ان بڑی بڑی تصنیفات سے ہٹ کر آج کل کے رسائل کے دور میں عربی زبان کے کسی قابل قدر اور معیاری رسالے کی ضرورت پاکستان میں عرصہ سے محسوس کی جا رہی تھی۔ مقام مسرت ہے کہ یہ کمی پاکستان کی عظیم دینی درسگاہ جامعہ فاروقیہ کراچی نے پوری کر دی ہے۔ زیر تبصرہ رسالہ معیاری طباعت، عمدہ انتخاب مضامین، مروجہ عربی ٹائپ کا حسن لئے ہوئے عمدہ اور جاذب نظر سرورق پر مشتمل الفاروق کا یہ دوسرا شمارہ علم اور عربی ادب سے تعلق رکھنے والوں کے لئے ایک نعمت غیر مترقبہ سے کم نہیں ہم الفاروق کی انتظامیہ اور کارکنوں کو الفاروق عربی کے اجراء پر دلی مبارک باد پیش کرتے ہیں۔

# مشرقی پاکستان کی علیحدگی میں قادیانی شامل تھے، ظہیر احمد فرید

## حمود الرحمٰن کمشن رپورٹ شائع کر کے سقوط کے ذمہ دار چار کے ٹولے کو بے نقاب کیا جائے

مردان۔ بنگلہ دیش ڈیموکریٹک لیگ کے نائب صدر اور مولوی فرید احمد کے صاحبزادے ظہیر احمد فرید نے کہا ہے کہ اگر پاکستان میں صحیح جمہوریت ہوتی تو بنگلہ دیش نہ بنتا۔ روزنامہ جنگ لاہور مورخہ ۲۹ ستمبر ۱۹۸۵ء میں شائع شدہ بیان کے مطابق کہا کہ قائد اعظمؒ کی وفات کے بعد اس ملک کو صحیح لیڈر نہ ملا۔ اور جو کوئی بھی اقتدار میں آیا اس نے اپنے اقتدار کو دوام بخشنے کے لئے ملک کو پاکی سٹیڈیم کی طرح اپنے لئے استعمال کیا۔ انہوں نے کہا کہ بنگلہ دیش کے قیام میں نوکر شاہی، قادیانیوں اور مشرقی پاکستان کے ہندو اساتذہ نے اہم کردار ادا کیا انہوں نے مطالبہ کیا کہ حمود الرحمٰن کمیشن کی رپورٹ شائع کر کے ان چاروں کو بے نقاب کیا جائے جو سقوط مشرقی پاکستان کے ذمہ دار ہیں۔

### بقیہ: بکھرے موتی

ان طالب علموں کو اصلیت کا پتہ چلتا ہے۔ تو وہ شادیاں ناکام ہو جاتی ہیں۔ اور قادیانی حضرات اپنا سا منہ لے کر بیٹھ جاتے ہیں۔ جن طالب علموں کے دلوں میں حضور پر نورﷺ کی محبت کا عشق ہوتا ہے۔ وہ ان کذابوں کے جال میں نہیں آتے۔ پاکستان سے آنے والے طالب علموں کو مرزائی حضرات بہت لالچ دے کر ان کے ایمان کا امتحان لیتے رہتے ہیں۔ لیکن یہ لوگ اپنے اس مشن میں ابھی تک ناکام ہیں۔ کیونکہ مسلمان طالب علم حضور پر نورﷺ کی ختم نبوت کے لئے سب کچھ قربان کرنے کو تیار رہتے ہیں۔

○ امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ میانوالی جیل میں قرآن پاک کی تلاوت کر رہے تھے۔ وہاں جیل میں انگریز مجسٹریٹ کان لگا کر قرآن پاک کی تلاوت سنتا رہا۔ جب جناب شاہ صاحب بخاریؒ قرآن پاک کی تلاوت سے فارغ ہوئے تو انگریز مجسٹریٹ رو کر کہنے لگا کہ شاہ جی قرآن پاک کا ایک اور رکوع سنا دیں۔ آپ کی بڑی مہربانی ہو گی کیونکہ جب آپ قرآن پاک کی تلاوت کر رہے تھے۔ تو مجھے ایسا محسوس ہو رہا تھا۔ کہ خدا کے انوارات اس جیل کی چار دیواری پر برس رہے ہیں۔

### بقیہ: ظفر اللہ قادیانی

سیالکوٹ کو اغوا۔ قتل کیا۔ کچھ عرصہ بعد قاری اشرف لاہور کو اغوا۔ قتل کیا۔ پھر چوہدری نعمت علی، مولانا بشیر احمد حبیب، اطہر رفیق طالب علم ساہیوال کو شہید کیا، پھر ربوہ میں مولانا اللہ یار ارشد کو اغوا کر کے قتل کرنے کی کوشش کی۔ مگر مسلمانوں کا جم غفیر جمع ہو گیا تو ان کی جان بچ گئی اس کے بعد سندھ میں بم مار کر دو مسلمان شہید کر دیئے۔ مگر افسوس کہ مسلمانوں اور اسلامی حکومت کی غیرت سو رہی ہے۔ خدارا اپنے ایمان اور غیرت ایمانی کو مرنے نہ دیں۔ اسلامی حکومت قادیانی مرتد قاتلوں کو جلد پھانسی دے اور مسلمان قادیانیوں کا سوشل بائیکاٹ کریں۔ ان سے میل ملاپ اور دوستی ختم کریں۔ ان کے ساتھ کھانا پینا بند کریں۔ اور ان سے نہ سودا لیں نہ ان کو سودا فروخت کریں۔ شیزان اور سارکو ریسٹورنٹ سیالکوٹ چھاؤنی کی کوئی چیز نہ کھائیں نہ پئیں جو ایسا کرے گا قادیانی نواز سمجھا جائیگا اللہ تعالیٰ اور اس کے محبوب آخری نبیﷺ کو راضی کریں ناراض نہ کریں۔

# بکھرے موتی — ملفوظات و واقعات

محمد اکرم راہی گلاسکو اسکاٹ لینڈ برطانیہ

○ کسی عقیدت مند نے امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ صاحب بخاریؒ سے سوال کیا کہ شاہ جیؒ یہ جو مرزائیوں کے دو گروپ ہیں۔ ایک مرزا صاحب کو نبی مانتا ہے۔ دوسرا گروپ جو لاہوری مرزائی کہلاتے ہیں۔ وہ مرزا صاحب کو صرف مجدد مانتے ہیں۔ نبی نہیں مانتے۔ ان دونوں میں کیا فرق ہے۔ تو شاہ جیؒ فرمانے لگے۔ کہ بھئی سؤر سؤر ہی ہوتا ہے۔ چاہے اس کا رنگ سفید ہو یا سیاہ ہو۔ مرزائی دونوں گروپ کافر ہیں۔ مرتد ہیں۔ اور دائرہ اسلام سے خارج ہیں۔

○ مرزا صاحب کو پیشاب کی بیماری لاحق تھی۔ مرزا صاحب کو دن میں سو بار پیشاب آتا تھا۔ اور مرزا صاحب کو بار بار لیٹرین میں آنے جانے کی زحمت اٹھانی پڑتی تھی۔ اس پر شاہ جیؒ نے ارشاد فرمایا کہ بندے دا پتر کی یا کسی میونسپل کمیٹی دا "واٹر ٹینک" مرزا صاحب کی موت جس طرح واقعہ ہوئی ہے۔ اس سے کوئی مرزائی انکار نہیں کر سکتا کہ مرزا صاحب کی موت کس پاکیزہ جگہ پر ہوئی یہی مرزا صاحب کی سب سے بڑی بزرگی کی نشانی ہے۔ کہ ہائے موت بھی آئی تو کہاں آئی ..........!

○ یہاں مولانا ضیاء القاسمی مدظلہ … سے ایک انگریز پولیس والے نے پوچھا۔ کہ آپ لوگ برطانیہ میں کس لئے تشریف لائے ہیں۔ مولانا ضیاء القاسمی صاحب نے جواب دیا۔ کہ آپ لوگ ادھر موٹر وے پر کیا ڈیوٹی سر انجام دے رہے ہیں۔ اس پولیس مین نے کہا کہ ہم اس شاہراہ پر جو گاڑی بغیر لائٹ کے گزرتی ہے۔ اس کا چالان کرنے کے لئے ڈیوٹی سر انجام دے رہے ہیں۔

مولانا ضیاء القاسمی صاحب نے کہا کہ ہم بھی ایک کانے مرزا کی جھوٹی نبوت جو شاہراہ محمدیؐ پر جس کی ایک بتی گل ہے۔ اس کے خلاف جہاد کرنے کے لئے آئے ہیں۔

جو گاڑی بغیر لائٹ کے موٹر وے پر چلتی ہے اس کا چالان کر دیا جاتا ہے۔ تو ایسے بدصورت احمق انسان کو جس کی آنکھ کی ایک بتی گل تھی وہ شاہراہ نبوت پر کس طرح چل سکتا ہے؟

نبی خوبصورت ہوتا ہے۔ اور نبی کسی کا شاگرد نہیں ہوتا۔ نبی کا استاد اللہ ہوتا ہے۔ سیالکوٹ کی کچہری کا ایک منشی نبی نہیں ہو سکتا.......... آج تک کوئی مرزائی اس سوال کا جواب نہیں دے سکا۔ اور انشاء اللہ تعالیٰ کوئی مرزائی مرزا صاحب کے کردار سے یہ ثابت نہیں کر سکتا کہ وہ ایک شریف انسان تھا۔ خود مرزا صاحب کی اپنی لکھی ہوئی کتابیں پڑھ کر مرزائی اپنی غلط فہمی دور کر سکتے ہیں۔

○ جناب مولانا محمد علی جالندھریؒ نے ایک بار اپنی تقریر میں مرزا صاحب کو "الو کا پٹھا" کہہ دیا۔ مولانا محمد علی جالندھریؒ پر مقدمہ درج ہو گیا۔ مولانا جالندھریؒ کو عدالت میں پیش کر دیا گیا۔ ایک بوڑھا جج تھا مولانا محمد علی جالندھریؒ سے کہنے لگا۔ مولانا آپ کا کوئی وکیل ہے۔ مولاناؒ نے کہا جناب میرا کوئی وکیل نہیں ہے۔ میں اپنا مقدمہ خود لڑوں گا۔ جج نے کہا مولانا بتائیے کہ آپ نے مرزا صاحب کو "الو کا پٹھا" کس بناء پر کہا۔ مولانا مرحومؒ نے حوالے دینے شروع کر دیئے۔ بوڑھا جج مولانا مرحومؒ کے حوالے سن سن کر تھک گیا۔ اور سوچ کر کہنے لگا کہ مولانا جو واقعات آپ بتا رہے ہیں۔ واقعی مرزا صاحب "الو کا پٹھا" معلوم ہوتا ہے۔ مولانا محمد علی جالندھریؒ کہنے لگے کہ بس جج صاحب میرے مقدمے کا فیصلہ خود آپ نے کر دیا۔ انگریز جج کہنے لگا مولانا وہ کیسے؟ مولاناؒ نے کہا کہ جو میں نے کہا۔ وہی آپ نے کہہ دیا۔ انگریز جج نے کہا کہ میں نے کیا کہا۔ مولاناؒ نے کہا کہ آپ نے مرزا صاحب کو ابھی اپنی زبان سے "الو کا پٹھا" کہا ہے۔ تو انگریز جج کہنے لگا۔ مولانا یہی بات تو یہ ہے۔ کہ واقعی وہ ایسا تھا۔ اور مولانا محمد علی جالندھریؒ کو باعزت بری کر دیا۔ واللہ اعلم بالصواب۔ مولانا محمد علی جالندھری مرحومؒ نے اپنی ساری زندگی ختم نبوت کی تحریک میں بسر کر دی۔ اور مرتے دم تک ختم نبوت کی تحریک کے ساتھ وابستہ رہے۔

○ جو طالب علم پاکستان سے برطانیہ میں تعلیم حاصل کرنے کے لئے آتے ہیں۔ وہ نوجوان طالب علم مرزائیوں کے ہتھے بہت جلد چڑھ جاتے ہیں۔ اور ان طالب علموں کو بہت لالچ دیئے جاتے ہیں۔ اور بہت سے طالب علموں کی شادیاں بھی قادیانی گھرانوں میں ہوئی ہیں۔ اور اب جب

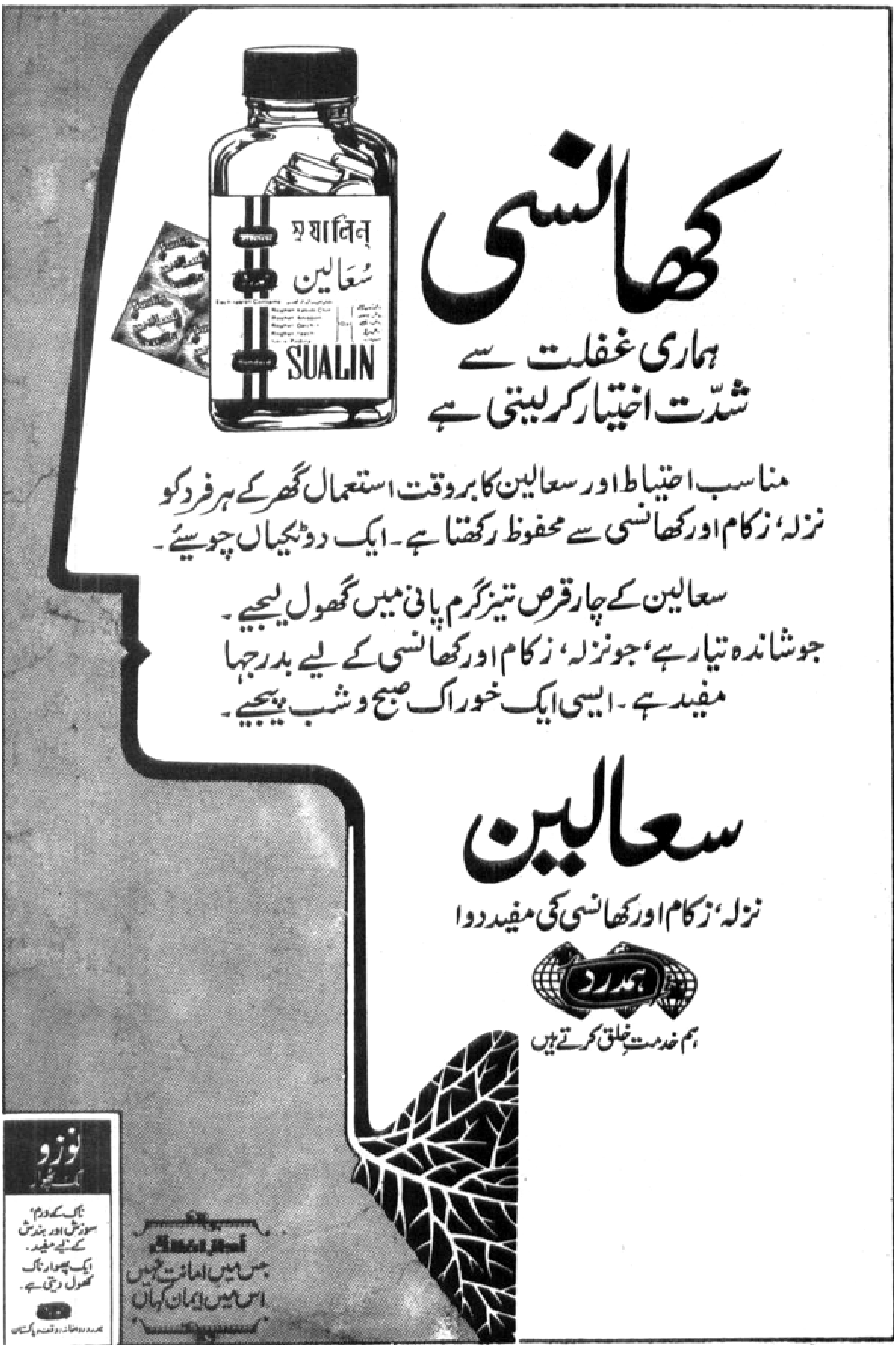
کھانسی
ہماری غفلت سے
شدّت اختیار کر لیتی ہے
SUALIN
سُعالین
مناسب احتیاط اور سعالین کا بروقت استعمال گھر کے ہر فرد کو نزلہ، زکام اور کھانسی سے محفوظ رکھتا ہے۔ ایک دو ٹکیاں چوسیئے۔
سعالین کے چار قرص تیز گرم پانی میں گھول لیجیے۔
جوشاندہ تیار ہے، جو نزلہ، زکام اور کھانسی کے لیے بدرجہا مفید ہے۔ ایسی ایک خوراک صبح و شب پیجیے۔
سعالین
نزلہ، زکام اور کھانسی کی مفید دوا
ہمدرد
ہم خدمتِ خلق کرتے ہیں
نوزو
ناک کے ورم، سوزش اور بندش کے لیے مفید۔
ایک پھوار ناک کھول دیتی ہے۔
جس میں امانت نہیں
اس میں ایمان کہاں

WEEKLY KHATME-NUBBUWAT KARACHI
Registered S. No. 3220

# نعت

شہرِ نبی ہے مرکزِ الطاف و رنگ و نور
ہر اک شئے میں جس کی تجلی کا ہے ظہور
ہر شخص کامگار ہے ہر فرد شاد ہے
جو بھی دیارِ پاک میں ہے بامراد ہے

ہر ذرہ نقشِ پائے نبیؐ کا ہے دل نشیں
ہے اہلِ دل کو عرش سے بڑھ کر یہ سرزمیں
بیداریوں کا لطف اسی سرزمیں میں ہے
ایماں میں سرور ہے لذت یقیں میں ہے

آئینہ نگاہ ہے پاکیزہ تر یہاں
دامان تر میں بھر گئے لعل و گہر یہاں
پایا ہے ہر نگاہ نے مقصود زندگی
ہر رہ گذر ہے پیکر الفت بنی ہوئی

حافظ لدھیانویؒ